صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 22 جون 2016ء بمطابق 16 رمضان المبارک 1437 ہجری دوپہر ایک بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَO يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

(ترجمہ): مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ وآخِرُ الدَّعوانا أنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: سردار ظہور 21 تا 23 جون؛ عبدالستار خان، ایم پی اے 21 تا 30 جون؛ وجیہہ الزمان، ایم پی اے 21 تا اختتام اجلاس؛ محمد شیراز خان 22 جون؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا 21 تا اختتام اجلاس؛ الحاج صالح محمد 21 تا 25 جون؛ امجد آفریدی 22 و 23 جون؛ محمد زاہد درانی، آج کیلئے؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

دعائے مغفرت

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): د صالح محمد صاحب مور وفات شوې ده، د هغوی د پاره فاتحه خوانی اوکړئ او ورسره د بخت بیدار تره هم۔۔۔۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! دعا اوکړئ جی، د صالح محمد صاحب مور کۀ وفات شوې، د هغې په حق کښې۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: ایک اناؤنسمنٹ میں کرنا چاہتا ہوں آپ سب کیلئے: محترم ممبران اسمبلی! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی عزت و احترام ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے اور سب سے بڑھ کر ایوان میں نظم و ضبط کی ذمہ داری اور رولز کی پاسداری کے اطلاق کو لازمی بنانا میری اولین ذمہ داری ہے۔ بطور سپیکر میرے لئے بلا تفریق تمام معزز ممبران قابل احترام ہیں۔ معزز ممبران اسمبلی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کل ایوان میں ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا جو اس اسمبلی اور صوبے کے تاریخی اقدار کے منافی ہے، لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ ایوان کے اندر نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں اسمبلی کے رولز آف بزنس کے تحت چلانے کا پابند بناؤں اور ضرورت پڑنے پر رولز آف بزنس 1988 کی شق نمبر 227 کے تحت کسی بھی ممبر کو ایوان سے یا اس دن کیلئے باہر جانے کا حق استعمال کر سکوں اور اگر اسی سیشن میں ایک ممبر دوبارہ ایسی کوئی حرکت کا مرتکب پایا جائے تو قانون کے تحت مجھے حق حاصل ہے کہ اس ممبر کو اسی سیشن کے

اختتام تک ایوان سے بے دخل کروں، اسمبلی کا Sergeant-at-arms میرے احکامات کے قانون کے تحت پیروی کرنے کا مجاز ہو گا۔ مجھے امید ہے کہ یہ معزز اراکین ایوان میرے احکامات کی پیروی کریں گے اور معزز ایوان کو خوش اسلوبی سے چلائیں گے، تھینک یو۔ یہ کل کا جو، میں چونکہ کل کا جو آئٹم ہے، ڈیمانڈ نمبر پانچ ہے، باقی ممبران جنہوں نے، وہ نہیں آئے ہیں تو میں منسٹر صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ ڈیمانڈ فار گرانٹ کی موشن، (مداخلت) ووٹ کیلئے، اچھا ووٹ کیلئے، اچھا یہ میں ووٹ کیلئے پیش کرتا ہوں، یہ کٹ موشنز تو Mostly لی تھیں۔

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

چیف منسٹر صاحب! یہ ایڈمنسٹریشن کی جو ڈیمانڈ نمبر دو تھی، آپ نے بھی کل ریکویسٹ کی تھی رات کو، میں اس کو لے رہا ہوں لیکن آپ کی Commitment کی وجہ سے میں اس کو ہاؤس کے سامنے Put کر رہا ہوں۔

Honourable Minister for Law, please.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 5 کروڑ 39 لاکھ 83 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 3 billion 5 crore 39 lac 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of General Administration.

‘Cut Motions’: Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Sardar Fareed, lapsed. Muhammad Ali, lapsed. Mian Zia-ur-Rehman, lapsed. Mr. Zareen Gul.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، مسٹر زرین گل!

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحب! میں ایک-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، میڈم۔

جناب زرین گل: د لسو روپو جی زما-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sardar Zahoor, lapsed. Mr. Faker-e-Azam Wazir, lapsed.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میرا نام نہیں لیا۔

جناب سپیکر: آرہاہوں جی، آپ کی طرف آرہاہوں۔ Shah Hussain Khan, lapsed. Mr. Salih Muhammad Swati, lapsed. Mr. Mehmood Khan, lapsed. Mr. Muhammad Asmatullah, lapsed. Madam Yasmeen Pir Muhammad.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: میں چار ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four thousand only. Madam Uzma Khan, lapsed. Mr. Aizaz-ul-Mulk Afkari.

Mr. Aizaz-ul-Mulk: Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sardar Hussain Babak, lapsed. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Babar Khan, lapsed. Mr. Jamshed Khan, lapsed. Mr. Walli Muhammad.

نوابزادہ ولی محمد خان: زہ Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Sahibzada Sanaullah, lapsed. Arbab Waseem Hayat, lapsed. Mr. Abdul Sattar Khan, lapsed. Mr. Muhammad Sheeraz Khan, lapsed. Malik Noor Saleem, lapsed. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: د ایک هزار روپو د کٹوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Qurban, lapsed. Mr. Freedrik Azeem Ghori, lapsed. Mr. Zareen Gul, please.

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: اچھا چلو اس کے بعد آپ کو دیتا ہوں۔ زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مننه محترم سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زه خو په دې شرط باندې دا دغه کومه، که سی ایم صاحب د اسمبلئ د ملازمینو دا دغه تسلیم کړو چې دا د سول سرونټس کښې دغه شی نو بیا به زما دا ګرانټ دغه چې دے، زه واپس کوم په دې شرط۔

جناب سپیکر: آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ سر۔ پچاس ہزار کی میں نے سر! کٹ موشن پیش کی تھی لیکن اس یقین دہانی کے ساتھ منسٹر صاحب کی طرف سے کہ جس طرح پچھلے تین سال سے ہم سن رہے ہیں کہ یہ محکمہ کمپیوٹرائزڈ ہو گا اور ابھی تک ہو بھی جانا چاہیئے تھا، تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر ہمیں یہ یقین دہانی کرا دی جاتی ہے کہ اس سال واقعی یہ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ، آپ دو نمبر ڈیمانڈ، آپ کا یہ اس میں نہیں آیا تھا لیکن میں نے کہا کہ شاید مجھ سے غلطی ہو گئی ہو، آپ بیٹھ جائیں، وہ ختم ہو گیا۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میرا کس طرح ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر: ایڈمنسٹریشن پہ، یہ ایڈمنسٹریشن پر ہے۔ میڈم یاسمین پیر محمد خان۔

Ms: Yasmeen Pir Muhammad: Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Riaz.

ملک ریاض خان: زه هم سی ایم صاحب ته ریکویسټ کوم چې دا کوم ملازمین دی چې دا Permanent شی، مونږ به دا کټ موشن واپس واخلو څه رنګې زرین ګل خان زمونږ مشر اووئیل نو د هغه تائید کوم، زه ئے واپس اخلم۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! زما جی یو دوہ پوائنٹس دی، یو خو زہ د زرین گل خان سرہ اتفاق کومہ چې د اسمبلۍ د ممبرانو، د سٹاف د دوئ دا خبرہ حل شی۔ دویمہ خبرہ جی دا دہ چې ایمپلائز د پارہ، جناب سپیکر صاحب! گورنمنٹ ایمپلائز د پارہ چې کوم د Houses, residential allotment policy is not clear نو ھغې کښې ډیر مشکلات دی خلقو تہ او کہ دغہ باندې لږ غوندې دوئ یو داسې Comprehensive policy جوړہ کړی چې پہ میرٹ باندې ھغوی تہ بیا Allotment کیږی۔ بل جی اسٹیبلشمنٹ ډیپارټمنٹ لږ غوندې داسې دہ چې لکہ څنگہ فنانس ډیپارټمنٹ غیر ضروری روکاوټونہ پیدا کوی، د سٹاف ټرانسفرز پوسٹنگز کښې د ھغوی خپل دا پالیسی لږہ غوندې Smooth کړی او-----

جناب سپیکر: جعفر شاہ! دا ایډمنسټریشن ډیپارټمنٹ دے، ایډمنسټریشن۔

Mr. Jafar Shah: It’s a part of the-----

Mr. Speaker: No no, Establishment, not Establishment-----

جناب جعفر شاہ: زما مطلب دا دے چې کوآرډینیشن پکار دے د دواړو۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Okay. Withdrawn?

Mr. Jafar Shah: Ji.

Mr. Speaker: Okay ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

جناب زرین گل: سی ایم صاحب خو Commitment اونکړو۔

جناب سپیکر: سی ایم صاحب Commitment اوکړو کنہ، ھغہ ھغہ اوکړو، سی ایم صاحب! آپ اگر ایک دو بات-----

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! چونکہ مجھے بالکل نہیں پتہ، یہ کیا چاہتے ہیں اور اس طرح تو نہیں ہو سکتا کہ گورنمنٹ میں کوئی کہہ دے کہ یہ کردو، یہ کیس بنے گا، آپ سمری بھیجیں گے، تھرو

سسٹم آئے گی، پھر دیکھیں گے، تو میں اس طرح Commit نہیں کر سکتا ہوں کہ کل میں اسی بیچ میں پھنس جاؤں، اس طرح نہیں ہوگا۔ تھرو سسٹم لیگل طریقے سے جو ہوگا، ہم اس میں کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہ دیکھیں، صرف اس میں ایشو کوئی نہیں ہے، ایشو یہ ہے کہ پہلی دفعہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے یہ بتایا ہے کہ اسمبلی کے ملازمین یہ وہ نہیں ہیں اور روٹین میں یہ چل رہا تھا، سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی ہے، ہم نے اس کو کہا ہے کہ جو روٹین میں چل رہا تھا تو اس کو کیا ہوا کہ بیچ میں آپ نے یہ چیزر کوائی ہے تو اس میں رولز میں امنڈمنٹ کرنا پڑے گی، رولز میں امنڈمنٹ کی ضرورت ہے اس میں۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ:</u> وہ میں، نہیں نہیں ایک منٹ اگر آپ سب متفق ہیں، میں آپ سے Commit کرتا ہوں جی۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Okay thank you. Demand No. 6, Honourable Minister for Revenue.

<u>جناب علی امین خان (وزیر مال و املاک):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 15 کروڑ 67 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding rupees one billion 15 crore 67 lac 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Revenue & Estate.

Cut motions on Demand No. 6: Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Muhammad Sheeraz Khan, lapsed. Mr. Zia-ur-Rehman Khan, lapsed. Madam Aamna Sardar.

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> سر! میں پچاس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Zareen Gul.

<u>جناب زرین گل:</u> میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sardar Zahoor, lapsed. Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, lapsed. Mr. Shah Hussain, lapsed. Mr. Saleh Muhammad, lapsed. Syed Sardar Hussain, lapsed. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: دو لاکھ روپئ کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Asmatullah, lapsed. Madam Yasmeen Pir Muhammad.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: میں دوہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Aizaz-ul-Mulk Afkari.

Mr. Aizaz-ul-Mulk: Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Sardar Hussain Babak, lapsed. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Babar Khan, lapsed. Jamshed Khan, lapsed. Mr. Wali Muhammad.

نوابزادہ ولی محمد خان: میں بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Arbab Wasim Hayat, lapsed. Mr. Abdul Sattar Khan, lapsed. Maulana Fazl Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Noor Salim, lapsed. Mr. Azam Khan Durrani, lapsed. Mr. Muhammad Arif, lapsed. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: جناب! میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Qurban Khan, lapsed. Mr. Salim Khan, lapsed. Ji, Madam Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب! میں نے پچاس ہزار کی کٹ موشن پیش کی تھی اور پچھلے تین سال سے ہم یہی سنتے آرہے ہیں کہ یہ محکمہ جو ہے، اس کو کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے تو اس شرط کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لوں گی کہ واقعی مجھے ایشورنس دلائی جائے کہ کہاں تک، کتنی حد تک کتنے ضلعوں میں کمپیوٹرائزڈ ہو گیا ہے کیونکہ اس وقت تک کرپشن کا خاتمہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ محکمہ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو جاتا اور بالکل کرپشن سے پاک تب ہی ہو سکتا ہے تو مجھے ایشورنس کرادے منسٹر صاحب تو میں بالکل اپنی کٹ موشن واپس لے لوں گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مننه محترم سپیکر صاحب! زما هم دغه خبره ده، د دوئ دا وینا وه، د دوئ دا وینا وه چې مونږ به دا ټولې ضلعې چې دی، دا ټول ریکارډ د انتقالاتو دا به مونږه کمپیوټرائزډ کوؤ، زه هم ستاسو په وساطت د وزیر صاحب نه دا دغه کومه چې اوسه پورې د دوئ څه پراګریس دے، مونږ ته د اوښائی چې مونږه د هغې نه دا هاؤس مطمئن شو چې اوسه پورې ولې دا رفتار سست دے؟ پکار وه چې اوسه پورې دا مکمل شوے وے او دوئ وائی چې بهئی مونږه دا اوکړل هر څه، نو دا مونږه خو د پټواری مافیا ختمولو د پاره دوئ دا پروګرام دغه کړے وو، آیا کوم حد ته ئے اورسولو دا؟

جناب سپیکر: مسٹر محمود خان۔

جناب محموداحمد خان: مهربانی سپیکر صاحب! څنګه دا زرین ګل لالا خبره اوکړه چې دا کوم کمپیوټرائزیشن سسټم دے، ډیلیوری سنټرز، دا منسټر صاحب وائی چې دا به ترڅو پورې مکملیږی۔ زمونږ په ټانک کښې ئے هم داسې دوه ډیلیوری سنټرز راکړی دی چې مونږ ته اوښائی چې څومره ټائم به لګی او څومره ټائم کښې به دا ریکارډ کمپیوټرائزډ شی، نو بیا به هغې باندې خبره اوکړو۔

جناب سپیکر: میڈم یاسمین پیر محمد۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما هم دغه سوال دے چې که دا کمپیوټرائزډ شی نو ډیره به ښه وی ځکه چې پټواریانو ډیر زیات زیاتے راخستے

دے ، د یو زمکه په یو پسې لیکی او د بل زمکه په بل پسې لیکی نو ډیره به ئے مهربانی وی چې دا ټول د غه کمپیوټرائزډ شی نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، سر۔اس طرح ہے جی کہ ایک تو کمپیوٹرائزیشن کی بات بہت Important ہے اور میں ایک اور اہم ایشو کی طرف آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ کافی عرصہ سے گورنمنٹ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ اور مقامی لوگوں کے خاصکر ملاکنڈ ڈویژن میں ان کے درمیان سرکاری اور اونرشپ رائٹس پہ اور میں اپنے حلقے کی اگر مثال دے دوں تو کم از کم تین ہزار کیسز کورٹ میں ہیں اور پتہ نہیں کئی سالوں سے چل رہے ہیں، تو میرے خیال میں یہ محکمہ کی ناکامی ہے کہ اس چیز کو ابھی تک حل کیوں نہیں کر پایا؟ اگر یہ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے تو اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ایک اور چیز جی یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہاں آج تو تشریف رکھے ہوئے ہیں، ایوان میں بسا اوقات، بسا اوقات یہاں پہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے جتنے سوالات آتے ہیں معزز اراکین کے تو یہاں پہ کوئی بندہ نہیں ہوتا کہ اس کا جواب دے دے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری آپ ہیں تو سب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل، علی امین، علی امین صاحب! یہ آپ کو پتہ ہو گا، نہیں ہو گا کہ اسمبلی میں کوئسچنز آتے ہیں، کوئی جواب دینے کیلئے نہیں ہوتا، اسمبلی میں کوئی آپ وضاحت کریں گے اس میں، آپ وضاحت کریں گے اس کی؟ مسٹر ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: Withdraw کوم ئے جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مولانا فضل غفور۔

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Speaker Sahib! Being Chairman of Standing on Revenue, I would like to withdraw my cut motion

میں Withdraw کرتا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! د دې محکمې کارکردګی ښه نه ده، زه دا خپل کټ موشن هاؤس ته پیش کوم د ووټنګ د پاره۔

جناب سپیکر: علی امین گنڈاپور۔

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! ویسے مجھے ووٹنگ پہ اعتراض نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کچھ اور بھی لوگ بیٹھے ہیں ہمارے معزز، وہ دیکھ رہے ہیں سب کچھ، حکومت کو مانیٹر ہوتا دیکھ رہے ہیں، تو میں ذرا وضاحت کردوں کہ ہم نے کیا کیا اب تک کمپیوٹرائزڈ کرنے کے حوالے سے؟ محکمہ مال کا ریکارڈ پنجاب میں پچھلے 22 سال سے کمپیوٹرائزڈ ہورہا ہے لیکن اب تک انہوں نے 40% کام بھی نہیں کیا، ہمارے صوبے میں جب ہماری حکومت آئی تو ہمارا Main stance تھا کہ ہم کرپشن کے خاتمے کیلئے اس سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کرلیں، اس میں فیزون میں ہم نے سارے ڈسٹرکٹس میں کام شروع کیا جس میں مردان ہمارا پائلٹ تھا اور ماشاءاللہ مردان کو ہم نے کمپلیٹ کرکے شفٹ کردیا ہے۔ اس میں تھوڑے بہت شروع میں پرابلمز آتے ہیں لیکن ماشاءاللہ ہمارا سافٹ ویئر بالکل بااعتماد ہے، آپ یقین رکھیں اس بات کا کہ 'پراپر' انٹرنیشنل لیول پہ کام ہورہا ہے اس کے اوپر۔ اس کے علاوہ جو ہمارے باقی اضلاع ہیں، اس سال وہ سارے کے سارے ٹینڈر ہوچکے ہیں اور آپ کے مختلف ضلعوں میں اس وقت سنٹرز بننے کیلئے زمینوں کیلئے کام بھی تقریباً شروع ہونے والا ہے، پی سی ون بننے والے ہیں ان شاءاللہ جو ہمارے Venders ہیں، جو کمپنیاں اس پہ کام کررہی ہیں، اس وقت انہوں نے یہ ماشاءاللہ ہماری ان سے ڈیل ہوئی ہے اور ان کی گارنٹی ہے اس بات کی کہ وہ 17 دسمبر 2017 تک اسی گورنمنٹ میں مطلب ہے کہ ہم پورا سسٹم کمپیوٹرائزڈ بھی کرلیں گے اور اگر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ساتھ تعاون جاری رکھا اور ہمارے وہ سنٹرز جہاں ہم نے شفٹ ہونا ہے، جیسا کہ پشاور ایک بہت بڑا کرپشن کا گڑھ ہے پٹوار کے حوالے سے، ہم نے اس کا سسٹم ایک خاصکر کے کمپیوٹرائزڈ کرکے شفٹ کردیا ہے۔ دوسرا جو ہماری مین تحصیل ہے، اس کا سسٹم ہمارا کمپیوٹرائزڈ ہوچکا ہے لیکن ابھی تک سی این ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمیں اس کی شفٹنگ کیلئے بلڈنگ تیار نہیں ہوئی جس کی وجہ سے نظام ابھی تک پٹواری کے ہاتھ میں ہے۔ اس طرح ایبٹ آباد میں تقریباً 80% کام ہوچکا ہے، ڈی آئی خان میں تقریباً ان شاءاللہ اس طرح ہم شفٹ کرلیں گے، ٹانک میں بھی ان شاءاللہ اگلے سال تک ایک تحصیل شفٹ ہو جائے گی Main ڈبرے والی، میری یہ گزارش ہے آپ سے کہ جہاں تک کرپشن کا تعلق ہے محکمہ مال کے حوالے سے، آپ سب اسمبلی کے ممبران کو میں نے پہلے بھی بولا ہے، اب میں دوبارہ بول رہا ہوں کہ ہم

نے جو وعدہ کیا ہے، ان شاءاللہ ہم پورا کریں گے ہم اسی دور حکومت میں، 22 سال پنجاب نے لگائے ہیں On record ہم ان شاءاللہ پانچ سالوں میں مکمل کر کے دیں گے آپ کو، کرپشن کے حوالے سے آپ سب ممبران موجود ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی اگر ممبر کسی حلقے میں بیٹھا ہوا ہے اور کسی محکمے کا بندہ بھی وہاں پیسے لیتا ہے تو میرے خیال میں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اپنے ممبر کے اوپر اعتماد نہیں ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ممبر بھی کرپٹ ہے اسلئے کرپشن کے خلاف اس کے پاس جاتے ہی نہیں ہیں، آواز ہی نہیں اٹھاتے، میں تو نہیں مانتا، یہ بات میں چیلنج کرتا ہوں کہ میرے ضلع میں کوئی بیٹھ کے دکھائے، میرے حلقے میں کوئی محکمے کا آدمی پیسہ لیکر دکھائے، میرے کسی بھی ووٹر سے یا کسی بھی بندے سے پورے حلقے میں تو آپ لوگ مانیٹر کریں اس چیز کو، ہاں اگر آپ لوگ اس چیز کی نشاندہی کریں، پکڑ کے دیں ہمیں، ہم اگر سزا نہ دیں پھر ان شاءاللہ ہم قصوروار ہیں۔ جہاں تک سوال ہے اسمبلی کو سیشنز کا، پچھلے سال مجھ پہ ٹوٹل ایک اسمبلی کو سیشن آیا جو کہ اتنا کوئی ضروری نہیں تھا، پٹورایوں کی بھرتی کے حوالے سے تھا اور وہ بھرتی تقریباً ہو بھی چکی ہے، تو اس کیلئے میں نہیں آسکا، میں معذرت خواہ ہوں اس کیلئے، Next جب میرا کو سیشن آئے گا، میں آؤں گا بھی صحیح اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں ان سے کہ ووٹنگ تو ریاض صاحب کر ہی رہے ہیں لیکن میں دعویٰ کرتا ہوں ان شاءاللہ کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے ٹیکس کے اندر ایک فیصد چھوٹ دینے کے بعد یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ ان شاءاللہ ریونیو بھی مکمل طور پہ جو ٹارگٹ دیا گیا ہے، پورا کرے گا، اس سے پہلے بھی ان شاء اللہ پورا کیا ہے اور یہ آپ لوگوں کیلئے اعزاز کی بات ہے کہ آپ کی حکومت میں لوگوں کو، ٹیکس ان کے اوپر بڑھانے کی بجائے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو کم کیا ہے اور ان شاءاللہ میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے دوسرا وعدہ کیا ہے لینڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے حوالے سے، وہ ان شاءاللہ مکمل بھی کریں گے اور بہت بہتر طریقے سے کریں گے، پنجاب سے بھی بہتر، سندھ سے بھی بہتر ان شاءاللہ اور آپ کا تعاون اس میں ضروری ہے، پٹواری اس میں تعاون نہیں کر رہے تھے، وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی ہے کہ وہ کرپشن ختم کرنے کیلئے ہمیں لوگوں کی تنخواہیں بڑھانی پڑیں گی، گریڈ بڑھانے پڑیں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، شکریہ۔۔۔۔

وزیر مال واملاک: وزیر اعلیٰ صاحب نے پٹواریوں کیلئے یہ اعلان کیا ہے کہ جو بھی ضلع کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا، اس ضلع کے پٹواری گریڈ 9 سے گریڈ 11 میں چلے جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، جو بھی اسمبلی کا کوسچن آئے، یہ منسٹر Concerned کی Responsibility ہے کہ وہ جواب دے۔ میں پھر آپ سے گزارہ نہیں کروں گا، میں نے ایک دفعہ کر لیا، میں پھر اس کے اوپر ایکشن لوں گا۔ (تالیاں) جی ملک ریاض، پلیز رمضان ہے یار! وقت اس طرح۔۔۔۔۔

ملک ریاض خان: د ملگرو اسرار د ے چې Withdraw ئے کړه، د هغې ملګرو د وجې نه Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

روزہ ہے تھوڑا آواز تو دیا کریں تاکہ لوگوں کو تو پتہ چلے۔

Demand No. 7: Honourable Minister for Excise and Taxation.

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: میں تھوڑا یہ ایک آپ کو موقع دیتا ہوں، دو تین ڈیمانڈز چلیں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں، پھر آپ بات کر لیں، ٹھیک ہے جی۔

جناب جمشید الدین (وزیر برائے آبکاری و محاصل): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 61 کروڑ 93 لاکھ 10 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 61 crore 93 lac 10 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come

in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Exicse & Taxation.

Cut Motions on Ddemand No. 7: Mr. Muhammad Ali, lapsed. Mr. Muhammad Sheeraz.

جناب محمد شیراز: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sheeraz, lapsed. Mian Zia-ur-Rehman, lapsed.

جناب محمد علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا میں نے کہا کہ آپ نہیں ہیں۔ جی، محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: د علی امین گنڈا پور نه بعد خو اسمبلۍ کښې ټولونه لوړ او دنګ زه یمه خنګه مانه وینئ سپیکر صاحب! زه خپل ټول کټ موشن Withdraw کوم جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! دا خو مې خاص دوست دے، د لسو روپو مې پیش کړے وو خو یو خبره کومه، صرف یو خبره پرې کوم۔ دا د قول و فعل د تضاد دا لړ حکومت دا وائي چې مونږه دا وی آئی پی کلچر ختموؤ نو دا وی آئی پی دغه نمبر پلیټونه د دې دا اجرا ئے دغه کړې ده نو لړ مهربانی اوکړئ چې قول و فعل کښې دا تضاد چې دے، دا د لړ ختم شي او زه Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Sardar Zahoor, lapsed. Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Number seven, Sir?

Mr. Speaker: Yes, seven.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میں صرف چالیس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty only. Mr. Shah Hussain Alai.

جناب شاہ حسین خان: زه Withdraw کومه سر۔

Mr. Speaker: Mr. Saleh Muhammad Swati, lapsed. Syed Sardar Hussain, lapsed. Mr. Mehmood Khan.

جناب محمود احمد خان: زہ د نو ھزار روپو کټ موشن پیش کوم، میاں صاحب ښه سړے دے اور یہ میاں صاحب کا کام ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine thousand only. Mr. Asmatullah, lapsed. Madam Yasmin Pir Muhammad.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زہ د چار ھزار روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four thousand only. Madam Uzma Khan, lapsed. Aizaz-ul-Mulk Afkari.

Mr. Aizaz-ul-Mulk: Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn. Sardar Hussain Babuk.

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ زہ د پینځو زرو روپو کټ موشن پیش کومه او میاں صاحب ښه سړے دے ، ان شاء اللہ زہ یو څو Suggestions ورکوم نو بیا به خدائے خیر کړی که خیر وی، داسې څه خبره به نه وی ان شاء اللہ جی پکښې۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Syed Jafar Shah.

جناب جعفر شاہ: د 999 روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine hundred and ninety nine only. Babar Khan, lapsed. Jamshed Khan, lapsed. Mr. Wali Muhammad.

نوابزادہ ولی محمد خان: زہ د ایک سو روپو کټ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sardar Sanaullah, lapsed. Arbab Wasim Hayat, lapsed. Abdul Sattar Khan, lapsed. Maulana Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: زہ د دس روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Malik Noor Salim, lapsed. Sorry. (Laughter)

جناب نور سلیم ملک: دوہزار روپے کی کٹ پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Azam Khan Durrani, ji.

جناب اعظم خان درانی: پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Madam Ruqia Hina.

محترمہ رقیہ حنا: ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Malik Riaz Khan.

ملک ریاض خان: ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Qurban, lapsed. Mr. Munawar Khan.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دوسو روپے کی کٹ موشن پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Saleem Khan.

جناب سلیم خان: Five thousand rupees کی کٹ موشن پیش کرتاہوں سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Ji, Mr. Zareen Gul.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! صرف ما له د دې خبرې جواب چې دا وی آئی پی کلچر-----

جناب سپیکر: اوکے، تا هم ربنتیا-----

جناب زرین گل: او دا ما Withdraw کړے دے۔

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر۔

جناب فخر اعظم وزیر: سپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتاہوں۔اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ یہ جو موجودہ بجٹ میں گاڑیوں کی خرید وفروخت پر ٹیکس بڑھادیا گیاہے تو یہ تو ایک قسم کا بوجھ ہے غریب لوگوں پر اور دوسری بڑی بات یہ ہے کہ جو نئے وی آئی پی نمبرز،ان کا بھی اجراء یعنی کہ آپ لوگوں نے

شروع کر دیا ہے، تو ایک طرف تو یہ بات ہو رہی ہے کہ ہم وی آئی پی کلچر کا خاتمہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف وی آئی پی نمبرز شروع ہو گئے ہیں، تو یہ کس طرح بات ہے، یعنی جو آپ کی پالیسی ہے، اس کی جو نفی ہو رہی ہے، وی آئی پی کلچر کا خاتمہ نہیں ہو رہا بلکہ وی آئی پی کلچر کو فروغ مل رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مسٹر شاہ حسین الائی!

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrwan. Mehmood Khan Bettani!

<u>جناب محمود احمد خان:</u> مهربانی سپیکر صاحب۔ میاں صاحب زمونږ ښه ورور دے، ملګرے مو دے خو میاں صاحب به مونږ ته په تقریر کښې د ټولې خبرې وضاحت کوی چې څومره د ده چې کوم ټارګټ وو، هغه ئے Achieve کړو، څومره ئے پاتې دے، د ده مستقبل کښې څه خیالات دی او چې کوم حساب کتاب د ده روان دے ایکسائز کښې۔ بل ورسره ورسره چې دا کوم نمبر پلیټونه ګرین ایشو شوی دی، میاں صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې دا کوم نمبر پلیټ ټینډر ئے نه دے شوے یا کوم دا کمپیوټرائزډ نمبر پلیټونه دی چې دا زر هغه کړی۔ میاں صاحب زمونږ ملګرے دے، زمونږ ورور غوندې دے خو دے به دا ټول وضاحت هاؤس ته کوی چې کم از کم مونږ ته په اردو کښې سپیچ او کړی چې مونږ په دې خبره باندې پوهه شو چې دا میاں صاحب، او مونږه سرجی Withdraw کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم یاسمین پیر محمد!

<u>محترمہ یاسمین پیر محمد خان:</u> زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrwan. Mr. Sardar Hussain Babak!

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ میں صرف دو تین تجاویز دینے کی کوشش کروں گا۔ سپیکر صاحب! یہ جس طرح زرین گل صاحب نے ذکر کیا، یہ وی آئی پی جو نمبر پلیٹ ہے، یہ ایک ایسی سکیم تھی جو ہمارے دور حکومت میں پھر ہم نے اس کو ختم کیا اور اس کو صرف اسی وجہ سے بھی ختم کیا کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس وقت ایک کوشش کی گئی تھی کہ شاید اس سے تھوڑا بہت ریونیو جنریٹ ہو جائے، مسئلہ پھر یہ رہا کہ جو گاڑی تھی، وہ 68 ماڈل ہوا کرتی تھی اور جو نام کے لحاظ سے یا نمبر کے لحاظ جو نمبر پلیٹ ہوا کرتے تھے، وہ انتہائی برے لگتے تھے، ایک۔ دوسرا، یعنی معاشرے میں احساس محرومی اور احساس کمتری کے بھی شکار

لوگ رہتے تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح موجودہ حکومت کا نعرہ بھی ہے کہ وی آئی پی کلچر کو ہم ختم کر رہے ہیں تو میرے خیال میں ایک سکیم جو ہمارے دور حکومت میں ختم بھی ہو گئی ہے اور اس سے اس وقت بھی اندازہ ہوا تھا کہ اتنی کوئی بڑی انکم کی اس سے Possibility نہیں ہے، امکان نہیں ہے تو اگر اسی کو Revise کیا جائے، اس پہ سوچا جائے تو میرے خیال میں ایک تو یہ کہ موجودہ حکومت کے اسی نعرے کے ضد میں جا رہا ہے کہ ہم وی آئی پی کلچر کو ختم کر رہے ہیں تو میرے خیال میں موجودہ صوبائی حکومت اسی حوالے سے وی آئی پی کلچر کو فروغ دینے کی ایک عملی کوشش کر رہی ہے کہ اس کو اگر Revisit کیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

دوسری، سپیکر صاحب! آپ کے نوٹس میں بھی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں کسٹم ایکٹ لگا ہے، کسٹم ایکٹ، اور ظاہر ہے جو ہمارا PATA کا ایریا ہے، تو رغر صوبہ بنا ہے، ضلع بنا ہے لیکن صوبائی حکومت کی مشاورت سے بنا ہے، صوبائی حکومت کی سفارش پر بنا ہے، اب یہ ملاکنڈ ڈویژن کے جو ساری عوام ہیں، وہ کنفیوژن کا شکار ہیں، صوبائی حکومت اس سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے، مرکزی حکومت واپس لینے کو تیار نہیں ہے، لہذا ہماری یہی گزارش بھی ہو گی کہ ملاکنڈ ڈویژن کے جو عوام ہیں، انہوں نے بڑی سختیاں جھیلی ہیں، Militancy کے دور میں جتنا زیادہ نقصان میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کا ہوا ہے تو شاید ہی کہیں ہوا ہو، بالکل FATA میں بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، جنوبی اضلاع میں بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، صوبے کے ہر کونے میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے لیکن ملاکنڈ ڈویژن کے عوام Directly affected ہیں، لہذا یہ والی سوات کے دور میں جو ان کو رعایت ملی ہے، سوات جب پاکستان میں ضم ہو رہا تھا تو یہ ایک لوظ نامہ (معاہدہ) پڑا ہے اس وقت، اس دن شکیل خان بھی جس کا تعلق ملاکنڈ ضلع سے ہے، اس نے بھی اس کی وضاحت کی، اس طرح دیر کا نواب، اس طرح چترال کی جو حکومت تھی، یہ جو حکومت پاکستان میں ضم ہو گئی ہے تو ان کے لوظ نامے (معاہدے) پڑے ہیں وہاں پہ، ایگریمنٹس پڑے ہیں، لہذا ہمیں پتہ ہے کہ صوبائی حکومت کو بھی Financial constraints ہیں، ان کی مجبوریاں ہیں، شاید ان کو بھی یہ لالچ ہو اور ان کو ضرورت بھی ہو کہ ملاکنڈ ڈویژن سے ان کو اضافی ریونیو جنریٹ ہو گی لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اتنا بڑا علاقہ جو Suffer کر گیا ہے، انفراسٹرکچر مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے تو بجائے اس کے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کیلئے پیکج کا اعلان کیا جائے، مرکزی حکومت کو بھی اسی فیصلے کو واپس

لیناچاہیئے، صوبائی حکومت کواسی چیز پر سخت سٹینڈ لیناچاہیئے، صوبائی حکومت کی مشاورت کے بغیر، جو سمری گئی ہے، وہ صوبائی حکومت نے بھیجی ہے، گورنر کے تھرو اگر سمری گئی ہے تو یہ، ابھی ہم نے یہ سنا ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کو ریکویسٹ کر رہی ہے کہ وہ واپس نہیں لے رہے، تو بالکل اگر اس طرح کا کوئی مسئلہ ہو تو وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے ہم یقین دلاتے ہیں کہ اسی مسئلے میں ہم صوبائی حکومت کا پورا پورا ساتھ دیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھاجی۔

جناب سردار حسین: لیکن اگر مسئلہ اس کا الٹ ہو تو پھر ہم ریکویسٹ کریں گے صوبائی حکومت کو کہ وہ مرکزی حکومت کو مجبور کرے کہ یہ جو کسٹم ایکٹ ہے، وہ فوری طور پر واپس لے اور میں بات اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ نواز شریف صاحب نے بھی سوات کا دورہ کیا، وہ بھی اسی مسئلے پر خاموش رہے، عمران خان صاحب نے سوات کا دورہ کیا، وزیر اعلیٰ صاحب بھی ساتھ گئے تھے، وہ بھی اسی مسئلے پہ خاموش رہے، لہذا ملاکنڈ ڈویژن کے جتنی بھی عوام ہیں، ٹریڈرز ہیں، کنٹریکٹرز ہیں، پولیٹیکل لوگ ہیں، یعنی ہر مکتبہ فکر کے جو لوگ ہیں، وہ انتظار میں ہیں کہ کب یہ کسٹم ایکٹ واپس لے لیا جائے گا اور عید کے بعد ہماری پارٹی نے بھی اور تمام پولیٹیکل پارٹیز نے کسٹم ایکٹ کے خلاف۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب!۔۔۔۔

جناب سردار حسین: صحیح ہے، وزیر اعلیٰ صاحب اگر اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب Personal explanation پہ اس کی وضاحت کریں گے۔

جناب سردار حسین: Good۔ عید کے بعد، عید کے بعد تمام ملاکنڈ ڈویژن کی جو پولیٹیکل پارٹیز ہیں، ان شاءاللہ اگر اس طرح نہ ہوا، کسٹم ایکٹ کو واپس نہیں لے لیا گیا تو ہم احتجاج کریں گے، تو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ سی ایم صاحب خود وضاحت کریں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب! چیف منسٹر صاحب!

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! جیسے بابک صاحب نے فرمایا ہے، یہ اس کی پوری سٹوری۔۔۔۔

(قطع کلامی)

ایک رکن: آپ خود نہیں سر! میاں صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب وزیر اعلیٰ: ہں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: میں پورا آپ کو اس کا بیک گراؤنڈ بتانا چاہتا ہوں۔ یہ ہماری ایپکس کمیٹی کی میٹنگ تھی جس میں گورنر صاحب، میں اور کور کمانڈر موجود تھے۔ وہاں پر ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا، سب نے اٹھایا کہ وہاں پر جو ملاکنڈ ڈویژن ہے یا PATA ہے، وہاں پر یہ سمگل یا چوری ہوتی ہے، گاڑیاں وہاں پھرتی ہیں اور اس کو ریگولیٹ کیا جائے کیونکہ ایک چیز، ہم گورنمنٹ ہیں، گورنمنٹ میں بیٹھے ہیں، کہتے ہم ہیں کہ غلط کام نہیں کرنے دیں گے، ہمیں صاف نظر آرہا ہے، آپ کو صاف نظر آرہا ہے کہ وہاں پر ساری گاڑیاں سمگل شدہ یا چوری کی گاڑیاں پہنچتی ہیں اور ان کو ریگولیٹ کرنے کیلئے ہم نے یہ ریکویسٹ کی، ایپکس کمیٹی میں فیصلہ ہوا کہ گاڑیوں کی ریگولیشن کیلئے ایسا کوئی ٹیکس لگایا جائے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ اس کے بعد کیا ہوا کہ انہوں نے وہاں سے سب کو، سارے ٹیکسز لگا دیئے، ہماری کبھی یہ Recommendation نہیں تھی، انہوں نے سارے ٹیکسز لگا دیئے کہ ملاکنڈ پر سارے ٹیکس لگا دو، پھر دوبارہ میں نے ان کو خط لکھا اور Seriously ان کو کہا کہ یہ ٹیکس آپ نہیں لگا سکتے، جو ایگریمنٹ سوات گورنمنٹ اور دیر گورنمنٹ، جو اس وقت تھے، اور حکومت کا ایگریمنٹ ہوا تھا، اس ایگریمنٹ میں کوئی نیا ٹیکس ان پہ نہیں لگ سکتا، Already میں ان کو لکھ چکا ہوں اور میں نے دو دن پہلے بھی اسحاق ڈار کو ایک اور خط بھیجا ہے کہ آپ اس پہ سیریس ایکشن لیں، وہاں پہ لوگ اس پر ناراض ہیں اور پراونشل گورنمنٹ ان کے ساتھ کھڑی ہو جائے گی اور کھڑی ہے کیونکہ یہ غلط ایک ٹیکس لگایا گیا ہے۔ (تالیاں) اس میں کوئی ہم (تالیاں) اور ساتھ یہ Recommendation دی ہے کہ چوری اور یہ جو سمگلنگ کو روکنے کیلئے ملاکنڈ کے لوگوں کو ٹیکس فری گاڑیوں کی اجازت دی جائے تاکہ یہ ٹیکس فری گاڑی ہو اور لیگل ہو، سارے ملک میں پھریں، جب ان کو ٹیکس دینا ہی نہیں ہے، جب قانون ہے تو پھر وہ خالی ملاکنڈ میں کیوں ہو؟ ان کو ڈیوٹی فری گاڑیاں دیں، سارے ملک میں چلیں۔ (تالیاں) ہم اس کے حق میں بھی ہیں تو یہ میں نے لکھ کر سارا بھیجا

ہوا ہے۔ چونکہ ایپکس کمیٹی میں بات ہوئی اتنی تھی، اس سے ایک بات، وہ بعض کہتے ہیں کہ بات سے بتنگڑ بن گیا، ہم بالکل اس کے حق میں نہیں ہیں، اگر اپوزیشن کی اپنی جگہ، ہم بھی ملاکنڈ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں، احتجاج کرنا ہے، میدان میں جانا ہے، باہر نکلنا ہے، ہم ہر چیز کیلئے تیار ہیں اور ان شاء اللہ یہ ٹیکس ہم نہیں لگنے دیں گے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ! سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سیکر صاحب۔ یو خو دا خبرہ وہ چې کوم بابک صاحب اوکړہ د کسټم ایکټ پہ حوالې سرہ، دیکښې حکومت طرف نہ جواب راغے او زمونږ بہ دا ریکویسټ وی چې Seriously دا Consider کړی۔ دیکښې خبرہ دا دہ جی چې دا غلا والا خبرہ پکښې زما خیال دے چې دومرہ دغہ نہ لری، د غلا ګاډی بہ پکښې دومرہ نہ وی یا بہ نہ وی د سرہ، بلہ خبرہ جی زہ دا کومہ، میاں صاحب، I don't know چې د دہ پہ Ambit کښې راځی کہ نہ ایجوکیشن انسټی ټیوشنز باندې دا Tax imposition؟ نو هغې کښې یو هغہ چې هغې باندې ټیکس دوئ ایکسائز والا لګوی کہ څوک لګوی؟ او بلہ دا دہ چې د هغوی چې کوم رولز ریګولیشنز جوړ شوی دی نو هغوی بہ ایډوانس ټیکس د سټوډنټس نہ فیس نہ اخلی، ګورنمنټ نوټیفیکیشن کړے دے، It is Mian Sahib Department، دوئ بہ وضاحت اوکړی، کہ د دہ ډیپارټمنټ وی نو پرائیویټ ادارې چې دی، هغوی سپیکر صاحب! پہ هغې باندې عمل نہ کوی چې هغہ عملدرآمد پرې یقینی کړے شی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ مسٹر ولی محمد خان۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زما خو منسټر تہ دا یو تجویز دے، اکثر لکہ چې څنګہ چې سی ایم صاحب اووئیل چې دا ګاډی غلا کیږی او ځی، سوات تہ ځی او بلې علاقې تہ ځی نو زما یو دیکښې دا تجویز دے جی چې څنګہ دا رجسټریشن دغہ تہ ټرانسفر کیږی دا ګاړی نو د دې طریقہ کار چې دوئ ئے ډیر Lengthy کړے دے، دا د ډیرہ آسانہ کړی او چې کوم سړے بہ هلتہ نہ ګاډی

اخلي چې يا د هغه په نوم ټرانسفر کيږي، د دې سره به د دې غلا ګاډي او نور چې کوم دا مسائل دي، دا به ورسره هم کم شي، نو زما خو دا يو تجويز دے که منسټر ديکښې دا دغه اوکړي نو زه به دا کټ موشن بيا واپس کوم۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: بس جي دا مياں صاحب هم يار دے، بس د دې وجې نه Withdraw جي او يار دے بس۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: ملک نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ سپیکر صاحب! میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب ذرا متوجہ ہوں، منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ بہت اہم محکمہ ہے ان کے پاس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اور یہ بھی خوش قسمتی ہے اس محکمے کی کہ منسٹر صاحب کے حوالے یہ محکمہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، ارباب صاحب! آپ تشریف رکھیں، پلیز۔

جناب نور سلیم ملک: تو میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب جو ہیں اپنے محکمے کی کارکردگی بھی بیان کریں پچھلی بھی اور اگلی، گزارشات بھی بتائیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور مزید کیا ہونے والا ہے۔ ایک میری تجویز ہے ان سے اور وہ یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے عوام بہت غریب ہیں، پہلے ہی تو جو اضافی ٹیکسز کی اس سال بات ہوئی ہے، میری تو یہ گزارش ہو گی ان سے کہ اس میں عوام کو ریلیف ملنا چاہیئے اور اضافی جو ٹیکسز ہیں، وہ نہ لگائے جائیں۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ملک ریاض۔

ملک ریاض خان: اعظم خان درانی صاحب کا نمبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اعظم خان درانی، سوری۔

جناب اعظم خان درانی: شکریہ جی۔ میری یہ گزارش ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ بہت اہم محکمہ ہے، اس میں پراپرٹی ٹیکس، ایکسائز ٹیکس پچھلے سال میں اس نے جتنا Collect کیا ہے، ذرا وہ بھی بتائیں اور آگے بھی وہ اہداف ہمیں بتائیں کہ کتنا Collect کرنا ہے۔ شکریہ جی اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میڈم رقیہ حنا۔ په دې پسې ستا دے، After this۔

محترمہ رقیہ حنا: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نار کو ٹیکس پہ بات کرنا چاہوں گی کہ آج تک نار کو ٹیکس کی روک تھام کیلئے کسی نے کچھ بھی نہیں کیا، اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جگہ جگہ آپ پلوں کے نیچے دیکھیں، یہ ہیروئن پینے والے اور چرس پینے والے جگہ جگہ پلوں کے نیچے موجود ہیں تو اس کی روک تھام کیلئے کچھ ہونا چاہیئے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ملک ریاض۔

ملک ریاض خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میاں صاحب سب لوگ کہتے ہیں کہ اچھے ہیں لیکن یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں میں کہ یہ حقیقت میں اچھے ہیں کیونکہ اخبارات میں اس کے محکمے کے بڑے چرچے ہیں، سارے اخبارات لکھتے ہیں کہ ایکسائز نے اپنی انکم بڑھادی، یہ کیا وہ کیا، یہ اس وقت ہم مانیں گے کہ منسٹر اپنے منہ سے اور اردو میں ہمیں سمجھا دیں کہ یہ یہ کام میں نے کیا ہے اور یہ یہ حقیقت ہے۔ میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! جب میں کٹ موشن وہ کر رہا تھا تو سامنے یہ منسٹر صاحب یہ بالکل سامنے تھے لیکن ان کی کارکردگی تو مجھے بالکل، میرا ذاتی ان کے ساتھ، دفتر میں جو ان کی موجودگی ہے، وہ بالکل کلیئر ہے لیکن For the last two months میں گاڑی کی رجسٹریشن ان کے پاس لے کر گیا ہوں اور ابھی تک Verification نہیں ہو رہی، Two months، دو مہینے ہو گئے، ابھی تک Verification نہیں ہو رہی اور مجھے نمبر الاٹ نہیں ہو رہا۔ میاں صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ کم از کم اپنی کارکردگی اس سلسلے میں بڑھائیں اور جو نمبر پلیٹ ہے، وہ جلدی ایشو کریں تاکہ ہمیں اسلام آباد اور اور جگہوں پہ آنے جانے میں پریشانی نہ ہو اور میں بس ٹھیک ہے، آپ نے مسکرا دیا تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سلیم خان، سلیم خان، 59 کٹ موشن ہے۔

جناب سلیم خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بہت ایک اہم محکمہ ہے اور منسٹر صاحب بھی ہمارے بہت ہی قابل قدر ہیں، انہوں نے جو کرنٹ بجٹ تھا، اس میں جو فگرز انہوں نے بتا دیئے، جو ان کے

ٹارگٹس تھے، وہ اس طرح Achieve ہوئے، کیا انہوں نے اپنے جو ٹارگٹس رکھے ہوئے تھے، وہ پوری طرح Achieve کر سکے ہیں، ایک۔ دوسری میری ریکویسٹ یہ ہے کہ موٹر وہیکل کے اوپر جو ٹیکسز بڑھا دیئے گئے ہیں، وہ کس وجہ سے بڑھا دیئے گئے ہیں، دوسری بات۔ تیسرا یہ ہے کہ جس طرح منور صاحب نے کہا کہ ہمارے ڈیڈک کے چیئرمینوں کیلئے گاڑیاں خریدی گئیں پورے صوبے کیلئے، جناب سپیکر صاحب! پچھلے دو سالوں سے ان کی رجسٹریشن جو ہے، وہ کیسز پینڈنگ ہیں ان کے ڈیپارٹمنٹ میں، ابھی تک ہمیں رجسٹریشن ان کی الاٹ نہیں ہو چکی، چونکہ ہم Applied For کر کے گھومتے ہیں، اپنے صوبے میں پھر بھی ہمارے ساتھ گزارہ ہوتا ہے لیکن جب ہم اسلام آباد چلے جاتے ہیں تو فوراً پولیس ہمیں پکڑ لیتی ہے، تو یہ ہمارے لئے بہت بڑی مشکل ہے تو منسٹر صاحب ہمیں یہ وضاحت کریں کہ رجسٹریشن کے کیسز جو ہیں، یہ اتنے Delay کیوں ہوتے ہیں؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: میاں جمشید منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن!

(تالیاں)

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ زه خو وړومبے د ټولو شکریه ادا کوم چې دومره ښې خبرې مو اوکړې، کال پس مو راسره دومره ښې خبرې اوکړې، ټوله کارکردګی چې کوم ده د ایکسائز، دا ما سره مخامخ ده جی۔ 2012-13 کښې زمونږ وه ایک ارب 61 کروړ او زمونږ اوس 2015-16 کښې ده 11 میاشتو کښې ایک ارب 98 کروړ او ان شاء الله دا چې د جون میاشت ختمه شی، دا به مونږ دوارب 10 نه به سیوا کوؤ ان شاء الله۔ (تالیاں) بل زمونږه نارکوټیکس چې کوم اوس مونږ ته د 18th amendment نه پس ملاؤ شوے دے حالانکه مونږ فورس لا هغې ته نه دے جوړ کړے خو هم دغه خپل د دغه ایکسائز نه مونږ هغې کښې دغه جوړ کړی دی، موبائل سکوارډز، هغوی نیولې دی، چرس ئے نیولی دی دو هزار ګرام، هیروئن ئے نیولی دی چھ ګرام، چھ کلوګرام، افیون ئے نیولی دی 86 کلوګرام، کارتوس ئے نیولی دی 10 هزار 150، میګزین دی 26، رائفلز دی، رائفلز او پستول 59، غیر قانونی کیمیکل 900 کلوګرام، نوادرات، شراب 1650 لیټر، (قہقہہ، تالیاں

اورقہقے)   دا تاسو اوخاندل او زه، ښه نوادرات دي جي کروڑوں روپے کی مالیت، مني لانډرنګ دے ایک کروړ 40 لاکھ، دا مونږه دا چې اونیسو نو دا پولیس کسټډي کښې ورکړو، هغه Concerned تهانړو ته ورشئی، هغه به درته پوره Quantity اوښائی۔ دا نمبر پلیټ، وی آئی پی نمبر پلیټو باندې ده، زمونږه اسلام آباد کښې د وی آئی پی نمبر پلیټس خرڅیږی، آکشن کیږی، دغه کیږی نو مونږ ته، (مداخلت)   هاں، ټوله دنیا کښې کیږی، امریکه کښې هم کیږی، په برطانیه کښې هم کیږی، نو زمونږ فرض کړه خپل نه دے صوبې د چا وس وی، اوس د بیټنی صاحب وس شته، ما ته پته ده دے په لس لاکھ هم نمبر اخلی،   (قہقہے) جمشید میاں په لس روپۍ هم نشی اخستې نو که هغه لس لکهه روپۍ حکومت ته راشی نو فائده نه ده؟   (تالیاں)   زه اخره کښې دې ټولو ملګرو ته سوال کوم چې دا خپل کټ موشنې که مو واخستلې هغه یو کلیئر شوے وو او ریکارډ به دلته جوړ کړئ ډیره ښه مزه، تیره پیره مو راته ټولو-----

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔ جی، جعفر شاه صاحب۔ جعفر شاه صاحب مخکښې ولاړ وو۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت منسټر صاحب نه زرین ګل خان زما ملګرے دے، هغه تپوس اوکړو، وائی دا شراب چې دوئ اونیول نو هغه څه شو؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان! اللہ! شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! دا د وی آئی پی نمبر پلیټ ډیره اهم خبره ده، زه منسټر صاحب ته دا Suggestion ورکومه چې دلته خلقو سره پیسې ډیرې وی خو ټیکس نه ورکوی، کروړونه خلقو سره وی خو ټیکس نه ورکوی، که چرې دا په tax Highest number of چې د چا ټولو نه زیات ټیکس ورکړے دے په دې

صوبه کښې، هغه خلقو ته Honorary allot شی چې دا د هغوی حق دے چې آکشن نمبر ون، ټو، تهری، نو زما دا خیال دے چې دیکښې به وی آئی پی کلچر هم نه وی او دیکښې به ټیکس کلچر په دې باندې دغه شی، زما دا Suggestion دے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار حسین صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه سپیکر صاحب۔ زه د منسټر صاحب په نوټس کښې او د ټول هاؤس په نوټس کښې هم چې د دې نمبر پلیټونو په حواله باندې یو خبره په نوټس کښې راوستل غواړمه او زما دا خیال دے که وزیر اعلیٰ صاحب هم لږه توجه اوکړی نو مهربانی به وی۔ وزیر اعلیٰ صاحب! که تاسو مونږ ته یو منټ توجه، سپیکر صاحب! داسې ده چې زمونږه د دې صوبې خلق مونږ اسلام آباد نمبر چې دے هغې ته Preference ورکوؤ، مونږ د لاهور نمبر ته Preference ورکوؤ او د هغې ذکر هم اوشو، مونږ د دې صوبې خلق پخپله که مونږ ممبران یو، که مونږ سیاسی کارکنان یو، که مونږ تاجران یو، که مونږه افسران یو، که مونږه صحافیان یو، که مونږه هر خلق یو، مونږ پخپله چې ټول فیصله اوکړو چې د پیښور نمبر او د خیبر پختونخوا نمبر به په ګاړی باندې لګوؤ او مونږ پخپله دا فیصله اوکړو چې مونږ د دې ځائې اوسیدونکی خلق، اسلام آباد زمونږ دار الخلافه ده، لاهور د پاکستان یو لوئے ښار دے خو چې د پیښور نمبر پنډئ ته ځئی، لاهور ته ځی، پنجاب ته ځی، بل ځائې ته ځی نو چې صرف نمبر سره پیښور ته ګوری نو هغه پولیس ئے نیسی، نو زما دا تجویز دے او دا رائے ده چې بالکل زه خپل کټ موشن واپس اخلمه خو چې مونږ نن دا ټول هاؤس پخپله هم فیصله اوکړو او ټولې صوبې ته هم ریکوسټ اوکړو چې د چا چا ګاړی دی، ټول د خیبر پختونخوا نمبرې لګوؤ، زما دا خیال دے چې دا بهترینه خبره ده۔

<u>Mr. Speaker:</u> Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ کو Guillotine میرے خیال میں کافی ہمارے پاس بزنس پڑا ہے اور معلوم ہے کہ آج کا ایجنڈا بہت زیادہ ہے، لہذا میں قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ 4 کے تحت اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے سالانہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 کے تمام مطالبات زر کو بغیر بحث کے حسب قاعدہ ایوان کی رائے کیلئے بغرض منظوری پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، مفتی، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: میں اہم بات کی طرف، اہم بات کرنا چاہتا ہوں اور انتہائی اہمیت کی بات ہے اور کل جو صورتحال اسمبلی میں جناب سپیکر! آپ کے سامنے رہی، مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کل جو واقعہ یہاں پہ ہوا۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے سب اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ ہمارے پورے صوبے کے عوام کا ایک مشاورتی اور ایک ایسا ادارہ ہے کہ جس ادارے میں صوبے کے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی پالیسوں کے حوالے سے، اس کی عملداری کے حوالے سے ہمیں پورے صوبے کو بجٹ دینا ہوتا ہے اور انتہائی اہم اجلاس ہمارا جناب سپیکر! چل رہا ہے اور وہ بجٹ کا اجلاس ہے، سپیکر صاحب! اسی وجہ سے جو صورتحال کل آپ کے سامنے آئی، اسی وجہ سے بجٹ کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ساری کمی اور کوتاہیاں رہ گئیں جس پہ بات ہونی چاہیئے تھی۔ یہ ہاوس ہے ہی اسی لئے کہ اس میں ممبران بیٹھتے ہی اسی لئے ہیں جناب سپیکر! کہ لوگوں نے ہم پہ اعتماد کیا ہوا ہے کہ ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور ہم اس پہ بات کریں، تفصیل سے بات ہو، اس کے نقائص کو اجاگر کیا جائے، حکومت کے سامنے مشاورت کے حوالے سے ہم وہ تجاویز رکھیں جس پر حکومت عمل کرے لیکن اگر صورتحال جناب سپیکر! اس طرح ہو اور ہمارے کلچر میں، ہمارے اس صوبے کی روایات کے حوالے سے، اس ایوان کی روایات کے حوالے جناب سپیکر! ایسی صورتحال کبھی بھی سامنے نہیں آئی ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں،

ہم دیکھ رہے ہیں اور ہم روز اول سے یہ حکومت کو بھی کوشش کر رہے ہیں، ان کو بھی یہ احساس دلانے کی کوشش کی، اس بات کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کہ جناب سپیکر! ہم سمجھ رہے ہیں کہ سامنے جو ہماری حکومتی بنچوں پہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم سوچتے ہیں کہ عدم برداشت کا جو رویہ ہے جن میں برداشت نہیں ہے، بات سننا نہیں چاہتے جناب سپیکر! اور دیکھیں یہ تو جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک مشاورتی ادارہ ہے، اس میں جب بات ہوتی ہے تو حکومتی بنچ کو تو دل بڑا رکھنا چاہیئے، ان کو سننا چاہیئے، یہ اپوزیشن ہوتی ہی اسی لئے کہ وہ حکومت کی گاڑی کو ایک صحیح پٹڑی اور صحیح لائن پہ چلانے کیلئے وہ گاہے بہ گاہے ٹائم ٹو ٹائم ان کو بتاتے رہیں اور حکومت کو اس کو بڑے دل کے ساتھ سننا چاہیئے لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ جو برداشت کا مادہ ہے، وہ حکومت میں اپوزیشن کے مقابلے میں زیادہ ہونا چاہیئے، وہاں اتنا ہی کم ہے جناب سپیکر! اور جو Hooting اور جو باتیں اپوزیشن کی طرف سے ہونی چاہئیں، وہ حکومت کی طرف سے آرہی ہوتی ہیں اور کل دیکھیں جناب سپیکر! یہ ایوان اور اس کے ممبران معزز ممبران ہیں، یہ ایوان معزز ہے، پورے صوبے کا ایک خود مختار ادارہ ہے جس کو ہم نے چلانا ہوتا ہے اور اگر اس میں اس طرح کے واقعات رونما ہوں کہ ہم ایک دوسرے کو تھپڑ مارنا شروع کر دیں، گریبانوں میں ہاتھ ڈالنا شروع کر دیں اور جناب سپیکر! میں تو پہلے بھی کہتا رہا ہوں کہ ہماری طرف سے اپوزیشن کی طرف شاید وہ چیزیں نہیں آئی ہوں گی جس کا ذکر میں نے اپنے بجٹ کی سپیچ میں کیا، میں یہاں دہرانا نہیں چاہتا ہوں لیکن وہ ساری چیزیں حکومت کی طرف سے حکومت کے ممبران کی طرف سے آرہی ہیں جناب سپیکر! تو میں یہ سوچتا ہوں اور مجھے کل بڑا افسوس ہوا کہ جب یہ جھگڑا ہوا تو اس اسمبلی کے قائد ایوان چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، چیف منسٹر صاحب نے پوری کوشش کی کہ اس مسئلے کو حل کرنا چاہیئے اور چیف منسٹر کی بات نہیں سنی جا رہی تھی، ان کے اپنے قائد کی بات وہ اپنے ان کے منسٹرز نہیں سن رہے تھے تو یہ افسوس ناک بات ہے کہ اسمبلی میں بڑے بھی ہوتے ہیں، پارٹی ہوتی ہے، تنظیمی باتیں ہوتی ہیں، اس تنظیم کے تحت ساری چیزیں چلتی ہیں، پارٹیاں تنظیم کی اس بنیاد پہ چلتی ہیں، جناب سپیکر! آپ یہاں پر اس ادارے کے کسٹوڈین ہیں، آپ بیٹھے ہیں، ہم آپ کی بات کا احترام کرتے ہیں، اس کی عزت اور اس کی لاج رکھتے ہیں کہ ہمارے سپیکر ہیں کہ ہم اس کی بات سنیں اور یہاں پر صورتحال جناب سپیکر! الٹا ہے، ہو سکتا ہے کہ اپوزیشن آپ کی اس طرح بات

نہ سنے تواس پر اتنا الزام نہیں عائد ہوتا لیکن اگر حکومتی بنچ سپیکر کی بات نہ سنے توالزام توان پر زیادہ آتا ہے اور اس حوالے سے ہم یہ نہیں چاہتے، ہم یہ بالکل بھی نہیں چاہتے کہ ہم اس کو کوئی ہوا دینا چاہتے ہیں، ہم یہ چاہیں کہ نہیں مزید اس میں لڑائی ہو، نہیں، یہ ہماری صرف حکومت کی بات نہیں ہے، اس پوری اسمبلی کے وقار اور عزت کی بات ہے اور مجھے اس بات پہ بھی افسوس ہوتا ہے کہ اس دن میں بات کر رہا تھا تو اس کے جواب میں شاہ فرمان صاحب اٹھ گئے تو اس نے جس انداز میں بات کی کہ ہمیں مشاورت کی ضرورت نہیں ہے جناب سپیکر! تو مشاورت کیلئے یہ تو ہمارا حق ہے، آپ نہ مانیں ناں اس کو، لیکن یہ کہنا کہ ہمیں آپ کے مشورے کی ضرورت نہیں ہے، تو یہ تو غلط بات ہے۔ یہ مشورہ دینا تو میرا حق بنتا ہے کہ آپ کو مشاورت سے، آپ کو تجاویز دے سکوں، آپ کو بات کروں اور یہ کہنا کہ نہیں ہم نکالیں گے لوگوں کو، ہم روزگار کی بات کر رہے ہیں، آپ کو یہ احساس دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ روزگار دلانا حکومت کا فرض بنتا ہے کہ لوگوں کو روزگار دے نہ کہ اس کو چھینا جائے اور اس پہ اس انداز میں بات کرنا کہ نہیں ہم نے جو ہے نا، نکالنا ہی نکالنا ہے، جو کچھ کرو ہم نکالیں گے، یہ تو بڑی زیادتی والی بات ہے کہ اس انداز میں کوئی بات کرے۔ یہ کوئی ڈکٹیٹر کا وہ تو نہیں ہے، یہ اسمبلی تو نہیں ہے کہ وہ اس انداز میں چلانے کی کوشش کی جائے جناب سپیکر! اور میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ ٹائم ٹو ٹائم اس کا ہم نے اپنے برداشت کا، رویے کا اظہار کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی جس طرح ہم نے بہت پہلے بھی ان باتوں کا اظہار کیا کہ کلچر کو تبدیل کرنا، تبدیلی کے معنی اگر آپ کے یہ ہیں اور وہ اب اسمبلی کے اندر اس کو اس طریقے سے تبدیل کرنا ہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے اور اس کو میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! آپ بیٹھے ہیں، آپ کو چاہیئے کہ ان کو تھوڑی سی ٹریننگ دیں، تربیت دیں کہ یہ اس طریقے سے نہیں ہوتا۔ اچھا مجھے ایک اور چیز پہ زیادہ افسوس ہوا کہ وہ دو منسٹرز جن کے بارے میں آپ بھی اچھے کلمات ادا کرتے ہیں اور حکومت کو بھی ٹرسٹ ہوتا ہے کہ وہ ٹو دی پوائنٹ بات کریں گے، دلیل سے بات کریں گے، اچھے انداز میں بات کرتے ہیں، ہمیں بھی ان پہ اعتماد جو اس حوالے سے تھا کہ یہ دو منسٹرز ایسے ہیں کہ جواب دیتے ہیں تو ایک اچھے انداز میں بات اپنی Convey بھی کرتے ہیں، بات کرتے ہیں لیکن کل کی جو صورتحال سامنے آئی، مجھے اس رویے پہ جو کچھ ہوا یہاں پہ، اس پہ بڑا افسوس ہوا ہے تو جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ کو بھی ہماری درخواست ہے کہ اس طریقے

کے ماحول کو آپ نے کنٹرول کرنا ہے اور اس پہ سنجیدگی سے آپ نے بات کرنی ہے، یہ غلط بات ہے۔ کل سردار حسین صاحب بات کر رہے تھے، تقریر کر رہے تھے اور اس کے درمیان میں ہمارے جو سامنے بیٹھے ہوئے منسٹر صاحب ہیں، جس انداز سے آپ کی اجازت کے بغیر، یہ تو اسمبلی ہے، آپ نے فلور دینا ہے، آپ ان کو فلور دے سکتے ہیں، وہ جتنا سخت انداز میں بات کرنا چاہیں کریں، جتنے سخت انداز میں جواب دے سکتے ہیں، دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس حوالے سے، اس کا حق بنتا ہے کہ جب آپ اس کو مائیک دیں لیکن جب آپ نے مائیک ادھر اپوزیشن کے کسی بندے کو دیا ہوا ہے تو وہ اپنی بات ان کو کرنے دیں، وہ بات پوری کرنے دیں اور آپ اس کے جواب میں کھڑے ہو کر جواب دیں، ہمیں جواب سے کوئی اعتراض نہیں ہے، شائستگی سے بھی جواب دیا جا سکتا ہے اور کل جناب سپیکر! یہاں پہ میرے ساتھ سکندر خان صاحب بھی کھڑے تھے، میں جو سن رہا تھا اور منسٹر تھے کہ جس بدتمیزی سے اور جس طرح نازیبا الفاظ انہوں نے اس وقت ادا کئے جناب سپیکر! مجھے تو کم از کم اس حوالے سے بڑی شرم آئی ہے کہ اگر وہ اتنے ذمہ دار لوگ ہوں اور یہاں پہ آ کے نازیبا، اس بدتمیزی کے ساتھ الفاظ کو ادا کیا جائے تو جناب سپیکر! میں اپنی اپوزیشن کی طرف سے تمام اپوزیشن کی طرف اس حوالے سے مذمت کرتا ہوں اور اس طرح کے واقعات کو کنٹرول کرنا جناب سپیکر! آپ کی ذمہ داری ہے اور ہر حال میں ہونی چاہیئے۔ ہم نے کیا میسج دینا ہے اور سیاسی لوگ تو ویسے عتاب کا نشانہ ہوتے ہیں تو ہمیں تو ایک میسج قوم کو دینا ہے، دنیا کو میسج دینا ہے اور اس ادارے کی حیثیت، اس ادارے کا وقار دنیا کو اچھے انداز میں اس کا میسج جناب سپیکر! دینا ہے تو میں ایک دفعہ پھر اس سارے واقعے پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں اور کوشش ہوگی اور توقع ہوگی حکومت سے کہ اس پر بھرپور انداز میں توجہ دینی چاہیئے۔

جناب سپیکر: اچھا سی ایم صاحب چونکہ اس حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سردار حسین: که سی ایم صاحب بیا خبره او کړی نو زما یقیناً لږ بنه به وی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب سردار حسین: سی ایم صاحب که اخره کښې خبره او کړی نو بیا به بنه وی، زه یو دوه خبرې کول غواړمه۔

جناب سپیکر: جی جی، بس آپ اور سلیم کریں گے، Kindly ٹائم ہمارے پاس بہت تھوڑا ہے۔ جی، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې اپوزیشن لیډر صاحب چې د پرونئ واقعې مذمت هم اوکړو او حقیقت هم دا دے چې پرون چې کومه واقعه شوې ده، دا د اسمبلئ د صحت د پاره، د صوبې د روایاتو په حوالې دا ډیره زیاته بد رنګه واقعه شوې ده او دا داسې کول نه وو پکار۔ داسې ولې اوشو، دا ځان له یو بحث دے او حقیقت هم دا دے چې زمونږ ورور چې دے شهرام خدائے شته چې مونږ بذات خود زه ډیر زیات د هغوی نه Expect کوم چې ډیر زیات د صبر نه به کار اخلی، ډیر زیات د تحمل نه به کار اخلی او هسې حکومت باندې هم ډیره زیاته ذمه داری عائد وی، پکار دا وی چې حکومت چې دے هغه ډیره زیاته فراخه سینه ساتی، ډیر د فراخ دلئ مظاهره کوی او ظاهره خبره ده چې کله، ممبران صاحبانو له هم احتیاط پکار دے۔ بعضې وخت کښې داسې الفاظ راشی چې هغه د برداشت نه بهر وی، مونږ له کتل دا پکار دی چې دا هاؤس او دا هاؤس چې دے، د دې هاؤس چلولو د پاره څه رولز دی، مونږ باید چې ټول ممبران که هغه وزیران دی او که هغه ممبران دی چې دا خبره په ذهن کښې کیږدو، که یو ممبر یو لفظ استعمال کړو او هغه لفظ د رولز خلاف دے نو بیا سپیکر صاحب سره دا اختیار شته چې هغه لفظ چې دے هغه Expunge کړی خو زما دا خیال دے چې په رولز کښې دا خبره نشته چې یو ممبر لفظ استعمال کړی او هغه لفظ یو وزیر یا یو ممبر ته ښه اونه لګی او هغه وزیر او ممبر به راپاځی او هغه ممبر به د ګریبان نه نیسی یا به هغه ته کنټل کوی یا به په هغه باندې اټیک کوی، دا په رولز کښې نشته، دا زمونږ د روایاتو خلاف هم خبره ده۔ پرون چې کومه واقعه شوې ده په ټول پاکستان کښې ظاهره خبره ده بیا دا د میډیا دور دے، دا د مازیګر نه واخله تر پیشنمی پورې، تر سحری پورې دا Repeatedly داسې څیزونه ښودل چې دی دا زمونږ د ټولو دا د حکومت یواځې نه د ټولې اسمبلئ د روایاتو په صحت باندې څه ښه اثر د هغې نه دے شوے، د هغې ډیر لوئې بد اثر شوے دے۔ په سټیج باندې مونږه حکومت ته ظاهره خبره ده چې مولانا صاحب ډیره ښکلې خبره اوکړه، زه د اپوزیشن غړے یمه، زه سخت

لفظ استعمالوم د حکومت خلاف، د هغې مقصد دا نه دے چې د هلته نه به درې ممبران راپاځی او لکه د عامو خلقو پشان داسې سپیرې نیغوی، نان، د هغې جواب دا دے، د هغې طریقه دا ده چې که د دې ځائې نه سخته خبره کیږی نو د هغې ځائې نه د سخت ترین جواب اوشی خو طریقه هغه نه ده کومه طریقه چې دلته استعمالیږی. ما خو خدائے شته تاسو ته سپیکر صاحب! بله قصه کومه، پرون لا دا واقعه نه وه شوې، مولانا صاحب، دا شاه صاحب او دا منور خان صاحب او دا شاه حسین صاحب د دې خبرې ګواه دی، ما دوئ ته ځان له خبره کوله، دا واقعه به پینځویشت منټه پس کیږی، ما وئیل چې په دې اسمبلو کښې خو زمونږ پلار نیکه وخت تیر کړے دے، ډیر د عزت وخت مونږ تیر کړے دے، ما وئیل اوس خو دا ماحول داسې ځائې ته لاړو، ما دوئ ته وئیل اوس به سپیکر صاحب له درخواست ورکوؤ چې مونږ ته د لسو لسو کسانو اجازت راکړه چې مونږ ګن مینان ځان سره اوساتو، دا مولانا صاحب هم د دې خبرې ګواه دے او دا ممبران هم د دې خبره ګواه دی، دا هغه طرف ته چې کوم حرکات کیږی، زه په دې خبره ډیر افسوس کوم، دا مونږ ټول یو ورونړه یو، زه دا منم چې بعضې ملګری به دې اسمبلئی ته نوی راغلی وی، بعضې ملګری به د دې د روایاتو نه باید چې خبر نه وی خو فیصله به ان شاء الله په دې کوؤ چې که ډیرې سختې خبرې اوکړو، ډیر سخت تنقید اوکړو ماحول به هغه ځائې ته نه بوځو، لهذا په دې سټیج باندې به زه شهرام خان ته خاصکر عاطف خان ته به زه ریکویسټ اوکړم چې پرون څه شوی دی، هغه شوی دی، ان شاء الله دا پرون چې زمونږ نه چې څه کیدل، زه پخپله ایم پی اے هاسټل ته تلے یمه، نور ملګرو سره مې رابطه کړې ده، سیاست د دشمنئ شے نه دے، سیاست د نفرت شے نه دے، که سیاست داسې ځائې ته لاړو، هسې هم په پاکستان کښې د سیاست نه د خلقو نفرت پیدا شوے دے، هسې هم د سیاست او د جمهوریت خلاف سازشونه کیږی نو که مونږ پخپله داسې موقعې ورکوؤ، لهذا دا د روژې میاشت ده، زه خدائے شته چې بیا بیا شهرام خان ته، عاطف خان ته به ریکویسټ کوم چې پرون څه شوی دی، هغه شوی دی، باید چې مونږ د ورورولئ په ماحول کښې، مونږ د یو بل سره د بخښنې په ماحول کښې، د احترام په ماحول کښې یو شو، که مونږ دا وایو چې دا ولې

شوی دی، دا مونږه انسانان یو، دا اوشی، غلطی ده، غلطی ده شوې ده، دا اوشی، زه به بیا ریکویسټ کومه چې څه شوی دی، ان شاء اللہ سکندر خان هم لګیا دے، عنایت خان هم لګیا دے، نور ملګری هم لګیا دی، باید چې دا ماحول چې دے دا مونږ په ډیر ښه انداز باندې راغونډ کړو او دا د ورورولۍ ماحول او دا د مینې ماحول، دا د احترام ماحول او دا د برداشت ماحول، مونږ د دا هم سپیکر صاحب! اووایو، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، نن زمونږ په معاشره کښې عدم برداشت دے، برداشت کم شوے دے، د هغې هم وجوهات دی، مونږه او تاسو هغه خلق یو، مونږ په دې هاؤس کښې هغه خلق یو چې دا د عدم برداشت ماحول به ختموؤ، ځان کښې به برداشت پیدا کوؤ، تنقید به برداشت کوؤ، په دلیل به جواب ورکوؤ، زما یقین دا دے چې مونږه او تاسو ټول د دې معاشرې د پاره مثال جوړ شو، نو امید د رب نه لرمه چې ان شاء اللہ ان شاء اللہ په دې معاشره کښې، په دې هاؤس کښې به بیا داسې ماحول نه راځی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سلیم خان،اس کے بعد عاطف بات کرلیں۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح لطف الرحمان صاحب نے، سردار بابک صاحب نے کہا، سر! یہ بجٹ اجلاس بہت اہم ایک اجلاس ہوتا ہے اور سال میں ایک دفعہ بجٹ پاس کیا جاتا ہے اور اس اجلاس میں آپ اور ہم سب اپنے ڈیپارٹمنٹس کو سننا چاہتے ہیں، اپنے وزراء کو سننا چاہتے ہیں، ان کی تقاریر کو سننا چاہتے ہیں اور ویسے بھی جناب سپیکر صاحب! جب ہمارے اسمبلی کو ئیچنز ہوتے ہیں تو ہم اپنے منسٹرز کو دوربین میں بھی نہیں دیکھ سکتے، وہ نہ کبھی ہمارے جو اسمبلی کو ئیچنز ہیں، اس میں ان کے جواب دینے کیلئے زحمت کر کے یہاں پر آتے ہیں اور نہ ان کے جواب ہمیں Properly ملتے ہیں اور آپ نے بھی جناب سپیکر صاحب! کئی دفعہ رولنگ دی اس حوالے سے کہ منسٹرز کم از کم اپنے اسمبلی کو ئیچنز کا تو کم از کم جواب دیں مگر یہ بھی وہ زحمت نہیں کرتے ہیں آ کے ہمیں جواب دینے کی۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ اس بجٹ سیشن میں ہم اپنے منسٹرز کو سنیں گے اور منسٹرز اپنے ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی ہمارے سامنے رکھیں گے اور اپنے اگلے سال کے ٹارگٹس جو ہیں ہمارے سامنے رکھیں گے۔ مطلب اس طرح یہ لگ رہا ہے کہ بجٹ سیشن ہے اور بہت سارے جو اہم ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی جو کٹ موشنز ہیں، وہ ابھی تک پیش بھی نہیں ہوئیں اور ان کو ہم سننا بھی چاہتے تھے مگر جناب سپیکر صاحب! اگر بلڈوز کی گئیں تو ٹھیک ہے حکومت اکثریت میں ہے

بلڈوز کر سکتی ہے اور کٹ موشنز کو بالکل بلڈوز کر سکتی ہے مگر جناب سپیکر صاحب! ہم آپ کے توسط سے ریکویسٹ کرتے ہیں حکومت سے کہ کم از کم جو Important Departments ہیں، ان کو ہم سننا چاہتے ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب! کل کا جو واقعہ ہوا، بہت ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا، یہ نہیں ہونا چاہیئے اس اسمبلی کے اندر کیونکہ ہم نے پارلیمانی روایات میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کو لڑتے ہوئے دیکھا ہے مگر کبھی گورنمنٹ کو آپس میں لڑتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ ایک بار نہیں، بار بار گورنمنٹ کی طرف سے یہ سیچویشن اس ہاؤس میں ہوتی ہے جس سے اس پورے ہاؤس کا تقدس مجروح ہو جاتا ہے اور باہر کی دنیا ہمارے اوپر ہنستی ہے، تو میری گزارش گورنمنٹ سے یہی ہے کہ کم از کم اپنے اندر برداشت پیدا کرے اور ٹھیک ہے آپس کے جو ایشوز ہوتے ہیں، مسئلے ہوتے ہیں، اگر وہ اپنے گھر کے اندر ہی ان کو Resolve کر کے اسمبلی کے فلور پر اگر نہ لائیں تو یہ ان کی بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

Thank you so much.

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ عاطف خان!

<u>ایک رکن:</u> جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عاطف خان۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں۔

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹائم کا خیال رکھیں۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> میں اپوزیشن کے ممبران جتنے ہیں، انہوں نے جو باتیں کیں، وہ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ جی افسوس ہوا کل کے واقعے پہ، میں Simple الفاظ میں یہ کہوں گا کہ مجھے خود شہرام خان صاحب کو اور ہمارے ممبرز جو ہیں، اگر ان سے زیادہ نہیں ہے، اول تو میں کہتا ہوں کہ ہمیں ان سے زیادہ افسوس ہے کہ یہ واقعہ نہیں ہونا چاہیئے تھا، بالکل یہ میں مانتا ہوں کہ یہ نہ ہماری اس اسمبلی کیلئے، نہ ہمارے اس صوبے کیلئے، نہ ہماری روایات کیلئے کوئی اچھی بات نہیں ہے، یہ میں بالکل مانتا ہوں اور یہ میں آپ کو اور اپوزیشن کے جتنے ممبرز ہیں، خصوصاً جو اپوزیشن لیڈر ہیں، ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے، خصوصاً مولانا صاحب نے، باقی بھی جتنے ہیں، انہوں نے ہمیشہ اگر بات کی، ایک پالیسی پہ بات

کی، Criticism کی، ہم نے برداشت کیا اور کرنا بھی چاہیئے، کبھی انیس بیس ہوتا ہے، کبھی ان کی طرف سے کوئی زیادہ بات آجاتی ہے اور کبھی ہماری طرف سے آجاتی ہے، برداشت کریں گے اور آپ نے بالکل ٹھیک کہا کہ حکومت کو زیادہ برداشت کرنا چاہیئے، یہ میں بالکل مانتا ہوں، اگر اس میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو آئندہ کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ اس طرح اس میں کوئی وہ نہ ہو لیکن صرف میں آپ کو ایک چیز میں بات کو وائنڈاپ کروں گا، ایک تو جو ہمارے جتنے بھی ممبران ہیں، خصوصاً میں یہ کوشش (تالیاں) کرتا ہوں کہ جو بھی Criticism آتی ہے جو Specific بات ہوتی ہے، میں اس کا Specific ہی جواب دیتا ہوں کہ ادھر ادھر نہ کہوں، اگر کوئی بہت زیادہ بات آئے مجبوراً اس کو، مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک سوال اٹھے اور اس کا آپ جواب نہ دیں تو کل کو میڈیا میں پھر ایک ہی سائڈ کی بات آتی ہے دوسری سائڈ کی بات آتی بھی نہیں ہے تو اس واسطے کبھی کبھار وہ کرنا پڑتا ہے لیکن Basic میں کوشش کرتا ہوں کہ ٹو دی پوائنٹ ہی بات ہو، صرف ایک چیز آپ Kindly سارے جتنے بھی ممبران ہیں یہاں پہ، خدانخواستہ کبھی اپوزیشن سے تو اس طرح کا ہوا بھی نہیں ہے اور ہوگا بھی نہیں ان شاء اللہ، یہ تو ہماری جو گورنمنٹ کی بنچز کا کل واقعہ ہوا، اس میں صرف ایک ٹیکنکل چیز ہے، وہ Kindly ذرا آپ سارے نوٹ کر لیں اور وہ یہ ہے کہ جو ممبر صاحب ہیں جن سے کل یہ ناخوشگوار واقعہ ہوا، وہ شہرام ترکئی کی پارٹی کے ٹکٹ پر Elected MPA ہیں، آج بھی، وہ آج بھی شہرام خان کے ٹکٹ پر Elected MPA ہیں، اگر آپ مولانا صاحب! خدانخواستہ ان کی اپنی پارٹی کے چیئرمین سے کوئی مسئلہ آتا ہے، بابک صاحب کا آتا ہے، نگہت بی بی کا آتا ہے یا کسی اور کا آتا ہے تو صرف یہ ان کی پارٹی کے چیئرمین ہیں اور یہ چیز آپ صرف ذہن میں رکھ لیں کہ آج بھی بے شک ان کی پارٹی ضم ہوگئی ہے لیکن Legally بھی وہ پراسیس پورا نہیں ہوا، اگر کوئی آپ میں سے اٹھ کے خدانخواستہ کل آپ کی پارٹی کے چیئرمین سے اور آپ اٹھ کر اپنی پارٹی کے چیئرمین کو گالیاں دیتے ہیں، بے عزت کرتے ہیں تو اس کا کیا، آپ صرف یہ چیز ذہن میں رکھ لیں کہ یہ صرف دو ممبران نہیں ہیں کہ ان کا آپس میں کوئی مسئلہ ہے۔ نمبر دو بات یہ ہے کہ جب بہت بھی آپ کا خدانخواستہ کسی سے مسئلہ ہو بھی جاتا ہے، اپنی پارٹی کے چیئرمین سے بھی، میرا اگر عمران خان سے کسی بھی چیز پہ اور میں بجائے اس کے کہ عمران خان کے اوپر تنقید کروں، اسے ذلیل کروں، اس کے بارے میں باتیں کروں، میرا یہ آپشن ہوگا کہ میں اس

ایوان سے استعفیٰ دوں، واپس عوام کے پاس جاؤں یا آزاد حیثیت میں (تالیاں) یا آزاد حیثیت میں الیکشن لڑوں یا کسی اور پارٹی میں لڑوں تو پھر میں اپنے چیئرمین پہ، اس پارٹی کے چیئرمین پہ میرا حق نہیں بنتا، ایک تو یہ صرف آپ Difference دیکھ لیں۔ دوسری جو اس کے بعد ایک بات ہے کہ میں بالکل مانتا ہوں کہ ہم سے بعض اوقات ہو بھی گئی ہو گی، زیادتی بھی ہو گئی ہو گی، اس کیلئے میں معذرت بھی چاہتا ہوں اور کوشش کریں گے کہ آئندہ نہ ہو لیکن صرف آپ یہ چیز ذہن میں رکھیں کہ اگر For example آپ میں سے اپوزیشن لیڈر، کوئی بھی اٹھے اور پورے سال کا ریکارڈ آپ نکال لیں اور کوئی اگر Overall گورنمنٹ کی پرفارمنس پہ بات کرتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ گورنمنٹ کی پرفارمنس پہ بات ہو رہی ہے، کسی ڈیپارٹمنٹ کے اگر آپ نے پانچ لوگوں کو اس میں سے ٹارگٹ کیا، اس میں کوئی بھی، تو لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر ایک سال کا ریکارڈ آپ اٹھا کر دیکھ لیں، کوئی نیشنل پالیسی پہ بات نہ کرے ایک آدمی، کوئی صوبائی اس پہ بات نہ کرے، پالیسی پہ بات نہ کرے اور اٹھے تو وہی اپنی پارٹی کے چیئرمین کے خلاف کہ جی یہ چور ہے، اس نے نوکریاں بیچیں، اس نے یہ کیا، اس نے یہ کیا، اس نے یہ کیا، تو یہ تھوڑا سا آپ خود اندازہ کریں کہ آخر آدمی کب تک برداشت کرے۔ یہ سارے آپ لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے یہ امید ہے کہ ہم لوگ کوئی تنخواہوں کیلئے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، نہ کوئی کرپشن کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں، سارے ایک خدمت کے جذبے سے اور عزت کیلئے آئے ہوئے ہیں، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ سب ممبران، مجھے یقین ہے لیکن اگر ایک آدمی روزانہ اٹھ کے پورا سال آپ کو ذلیل کرے، دیکھیں ذاتی دشمنی ہو تو ذاتی دشمنی آپ وہاں سے دھمکیاں دیں کہ جی صوابی آئیں، یہ کریں، وہ کریں تو ذاتی دشمنی آپ اسمبلی کے باہر لڑیں، یہاں پہ سیاست کریں تو آپ اگر ذاتی دشمنی کو یہاں لیکر آتے ہیں تو یہ ناجائز ہے، اگر سیاست کی بات ہو تو سیاست بالکل ہم مانتے ہیں، پارٹی پہ اعتراض کریں، حکومت پہ اعتراض کریں، مجھ پہ کریں، میری کارکردگی پہ کریں لیکن اگر Continuously مجھ پر، میرے خاندان پر اور اس طرح کی ذاتیات پہ اگر بات آتی ہے تو یہ میرے خیال میں نامناسب ہو گی، صرف یہ چیزیں ذہن میں رکھیں۔ آخری بات سپیکر صاحب! وائنڈ اپ کرتا ہوں، ایک میری سب سے ریکویسٹ ہو گی کہ جتنے بھی ممبران ہیں، چاہے حکومت کے ہیں، اپوزیشن کے ہیں، ایک Commitment کریں، یہ ساری ہماری عزت ہے

ساری، ہم سب کی اگر کوئی یہاں پہ کسی بھی ممبر کی اگر بے عزتی ہوتی ہے تو وہ بحیثیت اس اسمبلی کے ممبر کی بے عزتی ہے، اس اسمبلی کی بے عزتی ہے، ہم لوگ یہ Commitment کریں کہ ہم لوگ بالکل اعتراض کریں Political sense میں کریں، ذاتیات پہ نہ جائیں، تو ان شاءاللہ میری بھی یہ کوشش ہوگی، میں Commitment کرتا ہوں اور اپنے شہرام کی طرف سے بھی کہ کوئی نہ ہو لیکن کم از کم ذاتیات پہ نہ جائیں، Constructive بات کریں تو ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ اس طرح کا کوئی واقعہ نہیں ہوگا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ عاطف خان۔ چیف منسٹر صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! جیسے مولانا صاحب نے بات کی، پھر ہمارے اور دوستوں نے بات کی، آج ہماری پارلیمانی میٹنگ ہوئی اور وہاں پر ہم نے یہی فیصلہ کیا اور زیادہ اسی پر ڈسکشن رہی کہ ہم نے آپ کو برداشت کرنا ہے، آپ کی باتیں سننی ہیں اور مجھے آج تک تو مولانا صاحب یا جو بھی پارلیمانی لیڈر بولتے ہیں، بڑے اچھے معزز طریقے سے بولتے ہیں، ہمیں کبھی اعتراض نہیں، کچھ ایک دوست ہیں جو ہمیں بڑھکانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہم بڑھکانے میں نہیں آتے۔ یوں تو ہمیں آپ کی باتیں سننا پڑیں گی لیکن میں نے ان کو یہ کہا ہے کہ عزت کے دائرہ میں، اگر آپ پرسنل اٹیک کریں گے، Definitely وہ کوئی نہ آپ برداشت کریں گے اور نہ ہم برداشت کریں گے، So اس پر ہم نہیں جائیں گے، پرسنل باتوں پر، خاندانی، ذاتی پر نہیں جائیں گے، آپ بات کریں، ہم جواب دیں۔ آپ سختی سے بولیں، سختی سے جواب دیں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کوئی مکے مارنے لگیں، تو اس چیز کو بالکل دماغ سے نکال لیں اور ہم اپنے دوستوں کو، اپنے ممبرز کو بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بات سننا پڑے گی، ہم گورنمنٹ میں ہیں، یہ اپوزیشن میں ہیں، ان کے دل میں بھڑاس ہوگی، یہ سخت بولیں گے، سخت لہجے سے بھی کہیں گے لیکن جہاں پر عزت کا سوال ہوگا تو ہم وہ خیال رکھیں گے کہ ہماری عزت اور ان کی عزت ہم دونوں کی ایک برابر ہے تو یہ ہماری آپ سے Commitment ہے۔ اس سے پہلے جو ہوا، کچھ ہمارے لوگ Trained نہیں تھے اور کچھ ڈائریکشن ایسی نہیں تھی تو ایک ماحول بن گیا۔ کل کے حالات پہ ہمیں بہت افسوس ہوا، رات کے دو بجے تک ہم بیٹھے رہے، اس پہ بات چیت کی، جرگے ہوئے ہمارے لوگوں کی، تو ہم نے پوری کوشش کی کہ اس کو آگے نہ بڑھایا جائے، آج بھی ہم نے اپوزیشن کے پاس اپنا جرگہ بھیجا کہ

اس کو طریقے سے حل کیا جائے اور ہماری اب بھی کوشش ہے کہ اس کا حل نکال لیں، آپ سے یہ ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ یہاں پر کافی لوگ Trained ہوں گے، میں بھی چیف منسٹر جب بنا تو شروع میں تو میں بھی گرم ہو جاتا تھا لیکن میں نے آپ لوگوں کے سمجھانے پہ، آپ لوگوں کے سمجھانے پہ میں پھر وہ آرام سے ہو گیا کہ چلو ٹھیک ہے تو یہ ہوتا ہے شروع میں، یہ بھی ہمارے بھائی نئے نئے آئے ہیں تو ان شاء اللہ یہ بھی اسمبلی کی روایات ہیں، میں تو ادھر کئی دفعہ رہا ہوں، کبھی کبھی جھگڑے ہو جاتے ہیں، یہ بھی نہیں ہے کہ نہیں ہوئے، کبھی ہو جاتے ہیں لیکن عزت کا احترام ہمیشہ رکھا گیا ہے، کبھی کسی کی بے عزتی کرنے کی کوشش نہیں کی، زبانی کلامی بات چل پڑتی ہے، غصہ بھی ہوتا ہے لیکن ہمیشہ میں نے دیکھا ہے کہ بہت کم ایسا موقع ہے کہ ہم گالیاں دیں ایک دوسرے کو یا ایک دوسرے کو بے عزت کریں اور اس کو نیچا دکھائیں، تو یہ سلسلہ ان شاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ کی طرف سے ہم آپ سے Commit کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ ایسا نہیں رہے گا، ہم آپ کی بات سنیں گے۔ آج یہ جو ہمارا بجٹ سیشن ہوا، میں نے آپ کی ساری تجاویز سنیں، اس اے ڈی پی میں بھی کافی مسئلے ہیں، میں آپ سے ملوں گا بھی اور آپ تجاویز چونکہ یہ ابھی ڈرافٹ اے ڈی پی ہے، میں اس کو Amend بھی کر سکتا ہوں، بہت کچھ کر سکتے ہیں، تو ان شاء اللہ آپ کی ساری تجاویز میں نے کافی نوٹ بھی کی ہیں اور پھر ڈسکس بھی کروں گا تو اس طرح ان شاء اللہ اس میں جو چیزیں جو آپ کی ضروریات ہیں یا صوبے کی ضروریات ہیں، ان شاء اللہ اس میں میں پوری کروں گا تو میری طرف سے چونکہ میں تو ادھر ان کو اتنا نہیں جانتا جتنا آپ کو جانتا ہوں اور جتنے تعلقات میرے آپ کے ساتھ رہے ہیں، ان کے ساتھ اتنے نہیں رہے ہیں تو آپ اپوزیشن میں جتنے بھی ہمارے دوست بیٹھے ہیں، Maximum سے میرا ذاتی تعلق اور دوستی رہی ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی بے عزتی کریں گے؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ہاؤس بہتری کی طرف جائے گا اور ہم Commitment کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے نہ Hooting ہوگی لیکن صرف یہ ہوگا کہ تھوڑا نرم ہاتھ ہمیں بھی رکھنا پڑے گا، تھوڑا آپ کو بھی رکھنا پڑے گا تو ان شاء اللہ باقی مسئلے ہیں، آتے رہتے ہیں، اپوزیشن میں کبھی ہم وہاں تھے، کبھی پھر کل ہم ہوں گے آپ حکومت میں ہوں گے تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا لیکن اس اسمبلی کے ماحول اور اس کے وقار کو نہیں خراب کرنا، یہ سب کیلئے بہت Important ہے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 17-2016 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: ابھی جاتے ہیں ڈیمانڈ نمبر 8، مسٹر امتیاز شاہد۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 53 کروڑ 51 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion 53 crore 51 lac 53 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Home and Tribal Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 9, Adviser to honourable Chief Minister.

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 79 کروڑ 63 لاکھ 33 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion 79 crore 63 lac 33 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 10, honourable Minister for Law.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32ارب 93 کروڑ 80لاکھ 65ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 32 billion 93 crore 80 lac 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 11, honourable Minister for Law.

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین ارب 58 کروڑ 61لاکھ 9ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 58 crore 61 lac 9 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Administration of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 12, Special Assistant to honourable Chief Minister for Higher Education.

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9ارب 49 کروڑ 72لاکھ 12ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے

دی جائے جو کہ 30جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 9 billion 49 crore 72 lac 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Higher Education, Archives and Libraries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 13, honourable Senior Minister for Health.

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25ارب 52 کروڑ 16لاکھ 45ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 25 billion 52 crore 16 lac 45 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 14, Special Assistant to honourable Chief Minister for C&W.

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر! On behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 99 کروڑ 50 لاکھ 18ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 99 crore 50 lac 18 thousand only, may be

granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 15, Special Assistant to honourable Chief Minister for C&W.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! On behalf of the Chief Minister میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ تین ارب 46 کروڑ 39 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 46 crore 39 lac 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Construction of Roads, Highways, Bridges and Buildings? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 16, honourable Minister for Public Health.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 26 کروڑ 78 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and question is that a sum not exceeding rupees 26 crore 78 lac 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 17, Honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ارب 32 کروڑ 93 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 5 billion 32 crore 93 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Local Government, Elections and Rural Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 18, honourable Minister for Agriculture.

جناب اکرم اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 43 کروڑ 24 لاکھ 47 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees two billion 43 crore 24 lac 47 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 19, Special Assistant to Chief Minister for Animal Husbandry.

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے امور حیوانات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 15 کروڑ 21 لاکھ 9 ہزار روپے سے

متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees one billion 15 crore 21 lac 9 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Livestock? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 20, Special Assistant to honorable Chief Minister for Cooperation, to please move his Demand No. 20.

پلیز آپ اپنی جگہ بیٹھ جائیں۔ جی، محب اللہ خان۔

معاون خصوصی برائے امور حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ 95 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 crore 95 lac 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Cooperation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 21, Special Assistant, Minister for Environment.

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 99 کروڑ 69 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 1 billion 99 crore 69 lac 22 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 22, Special Assistant to honorable Chief Minister for Environment.

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ کے Behalf پر تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 39 کروڑ 52 لاکھ 80 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 39 crore 52 lac 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 23, Special Assistant to honourable Chief Minister for Fisheries.

معاون خصوصی برائے امور حیوانات، ماہی پروری و امداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 81 لاکھ 73 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 9 crore 81 lac 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Fishries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 24, Senior Minister for Irrigation.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی، سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: شکریہ جی۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ تین ارب 42 کروڑ 16 لاکھ 71 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 billion 42 crore 16 lac 71 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 25, Special Assistant to honourable Chief Minister for Industries.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): شکریہ جی۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 46 کروڑ 90 لاکھ 11 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 46 crore 90 lac 11 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 26, Honorable Minister for Mineral. Demand No. 26.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 53 کروڑ 78 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائینز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 53 crore 78 lac 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Minerals Development and Inspectoarate of Mines? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 27, Special Assistant for Information, Mr. Mushtaq Ghani.

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32 کروڑ 62 لاکھ 7 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

(مطالبہ زر نمبر 27 کی جگہ مطالبہ زر نمبر 31 پڑھا گیا)

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that Demand may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 28, Special Assistant for Population Welfare, Law Minister-----

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے امور حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، محب اللہ خان، محب اللہ خان۔

معاون خصوصی برائے امور حیوانات، ماہی پروری وامداد باہمی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 45 کروڑ 52 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 45 crore 52 lac 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are in favour-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: پلیز شاہ فرمان! آپ جواب تو دیا کریں کہ 'Yes' اور 'No' کون کرے گا؟

The question before the House is that Demand may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 29, Special Assistant to Chief Minister on Technical Education.

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 97 کروڑ 14 لاکھ 34 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم و افرادی قوت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 1 billion 97 crore 14 lac 34 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Technical Education and Manpower? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 31.

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli (Minister for Minerals): Thirty, Sir.

Mr. Speaker: Thirty, thirty, Labour Department.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 کروڑ 35 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت (Labour) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 34 crore 35 lac 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 31. Demand No. 31, Minister for Information.

مشتاق غنی صاحب! آپ پلیز۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): No Sir! میں نے تو کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر پیش کریں اٹھیں۔ ڈیمانڈ نمبر 31۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: میرے پاس 31 ڈیمانڈ تھی، میں نے کر دی ہے نا؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 32 کروڑ 62 لاکھ 7 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 32 crore 62 lac 7 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 32, honourable Senior Minister for Irrigation and Social Welfare.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی، سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 71 کروڑ 97 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 71 crore 97 lac 81 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 33.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ 88 لاکھ 44 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 21 crore 88 lac 44 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Zakat & Ushr? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 27.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 کروڑ 48 لاکھ 85 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی

جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 13 crore 48 lac 85 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Government Stationary & Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 34, Minister for Finance.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 39 ارب 97 کروڑ 38 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 39 billion 97 crore 38 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 35, Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 90 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم (Subsidies) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 90 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Wheat subsidies? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 36, Minister Finance.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 24 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرمایہ کاری و طے شدہ حصہ داری (Govt. Investment & Committed Contribution) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 24 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Government Investment & Committed Contribution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 37.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 33 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 9 crore 33 lac 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Auqaf, Religious & Minority Affairs and Hajj? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 38.

جناب محمود خان (وزیر کھیل، سیاحت، ثقافت، عجائب گھر وامور نوجوانان): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 48 کروڑ 4 لاکھ 9 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، سیاحت، ثقافت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 48 crore 4 lac 9 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Sports, Tourism, Culture and Museum? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 39.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 44 کروڑ 64 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ (District non-salary) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 17 billion 44 crore 64 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of District Non-Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 40, Inayat Khan, please.

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 71 کروڑ 58 لاکھ 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کو گرانٹ ٹو لوکل کونسلز (Grant to Local Councils) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 4 billion 71 crore 58 lac 49 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Grant to Local Councils? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 41.

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ 82 لاکھ 91 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 3 crore 82 lac 91 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 42.

سینئر وزیر (بلدیات): 42 دے کنه؟

جناب سپیکر: جی 42۔

سینئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کھرب 12 ارب 58 کروڑ 46 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کا تنخواہی حصہ (District salaries) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees one trillion 12 billion 58 crore 46 lac 5

thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of District Salaries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 43.

جناب عبدالحق خان (مشیر برائے بین الصوبائی رابطہ): On behalf of CM جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ چار کروڑ 41لاکھ 47ہزارروپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2017کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 4 crore 41 lac 47 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Interprovincial Coordination? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 44. Imtiaz Shahid Sahib, Law Minister, please.

جناب امتیاز شاہد(وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ چھ کروڑ 82لاکھ 26ہزارروپے سے متجاوزنہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30جون 2017کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈپاور کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 6 crore 82 lac 26 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Energy and Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 45. Law Minister, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 کروڑ 83 لاکھ 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 23 crore 83 lac 17 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Transport and Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 46. Atif, no Imtiaz Quraishi, Law Minister, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 16 کروڑ 23 لاکھ 52 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی و ثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and the question is that a sum not exceeding rupees 2 billion 16 crore 23 lac 52 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 47, Law Minister, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چار ارب 75 کروڑ 30 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد، بحالی، آبادکاری اور شہری دفاع

(Relief, Rehabilitation, Settlement and Civil Defense) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 4 billion 75 crore 30 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2017, in respect of Relief, Rehabilitation, Settlement and Civil Defense? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 48. Finance Minister, please.

<u>جناب مظفر سید (وزیر خزانہ):</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیاں (Loan and Advances) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 9 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2017, in respect of Loan & Advances? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 49. Food Minister.

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک):</u> جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85 ارب 80 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اسٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر (State trading in food grains and sugar) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 85 billion 80 crore 50

lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of State Trading in Food Grains and Sugar? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 50, P & D, Khaliq-ur-Rehman.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 22ارب 60لاکھ روپے سے متجاوزنہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30جون 2017کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 22 billion 60 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 51.

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 19ارب 17 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوزنہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 19 billion 17 crore 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Rural & Urban Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 52.

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چار ارب 15 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 4 billion 15 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 53. Atif Khan, please, Atif Khan. Law Minister.

جناب امتیاز شاہد(وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 23 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 17 billion 23 crore 70 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Education & Training? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 54.

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 77 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے

دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ پلیز۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question is that a sum not exceeding rupees 10 billion 77 crore 10 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Health Services? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 55.

جناب سکندر حیات خان {سینئر وزیر (آبپاشی، سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 ارب 96 کروڑ 70 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ پلیز۔

M Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 6 billion 96 crore 70 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Construction of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 56.

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 79 کروڑ 80 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 10 billion 79 crore 80

lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Construction of Roads, Highways and Bridges? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 58, Inayat Khan.

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 33 ارب 90 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 33 billion 90 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of District Programme? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 59.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 36 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The Demand is moved and now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 36 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2017, in respect of Foreign Aided Projects? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

فنانس بل 2016 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5 & 6. Honourable Minister for Finance.

جناب مظفر سید(وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے حکومت خیبر پختونخوا فنانس بل 2016 کواس معزز ایوان میں فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Schedule-II of Clause 4 of the Bill: Maulana Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ زه دا خپل امنډمنټس Readout کړم؟

جناب سپیکر: Yes، Withdraw کوې که؟

مولانا مفتی فضل غفور: نه جی نه، Readout ئے کړم۔

جناب سپیکر: یس، ته خپل موؤ کړه، ته صرف موؤ کړه۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں اس کو پیش کرتا ہوں آپ کی اجازت سے۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ Shedule-II میں Section 3 میں میں یہ ترامیم پیش کرتا ہوں کہ یہ جو Truck/Trailers/ Delivery Vans used for the transport or haulage of goods or materials، اس میں میں جی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Law Minister Sahib! Please respond.

مولانا مفتی فضل غفور: بس جی، زه ټول په یو ځائې پیش کومه جی، موؤ کومه۔

جناب سپیکر: چلو چلو، ٹھیک ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: په یو ځائې باندې پیش کوم جی۔ دا چې کوم دغه دے جی Shedule-II، په هغې کښې3 Section دے نو هغې کښې تاسو چې کوم Propose کړې دی 625 روپئ، ما Propose کړې دی چې دا 600 روپئ شی او تاسو په شیډول کښې 1000 روپئ راوستې دی، ما Propose کړې دی چې دا 900 روپئ شی۔ تاسو په شیډول کښې ورپسې بیا 1025 راوړې دی، ما Propose کړې دې چې دا 1000 روپئ شی او جناب سپیکر! بیا په (d) کښې مې 2000 روپئ چې کوم دے Propose کړې دی، په (e) کښې مې 2500 روپئ Propose کړې دی، (f) کښې مې 5000 روپئ Propose کړې دی، (g) کښې مې 7000 روپئ Propose کړې دی، (h) کښې مې Propose 9000 کړې دی او بیا لاندې ورپسې Vehicles playng for hire and ordinarily used for transport of passengers، په دیکښې مې په (a) کښې Propose 500 کړې دی او په (b) کښې 750 and 700 دا مې پکښې جی Propose کړې دی۔ ورپسې 200 دا مې Propose کړې دی، په (c) کښې 180 دا مې Propose کړې دی، په (d) کښې 150 دا مې Propose کړې دی، په 4 نمبر کښې Motor vehicles (Private Motor Cars/Jeeps, etc) other than those mentioned above and having، په هغې کښې په (a) کښې ما Propose 600 کړې دی او بیا جناب سپیکر! لاندې 1400، 2000، 3000، 6000 او 900 دا ټول په یو ځائې باندې زه موؤ کومه، دا ټول زما د طرف نه دا ترمیم ما پیش کړے دے او د دې وجوهات جناب سپیکر! دا دی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: May be read as moved. Finance Minister! Please, agree or disagree?جو بھی آپ کہتے ہیں؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! معزز رکن مفتی عبدالغفور صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے، اس کا ہم نے جائزہ بھی لیا ہے اور ہم نے اس کے Financial impacts بھی نکالے ہیں اور حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے ریلیف جو کہ انتقالات پر ہم نے دی ہے اور اس کا جو Impact بنتا ہے تو 63 ملین کے قریب وہ بنتا ہے۔ مولانا صاحب نے جو تھوڑے بہت آگے پیچھے کرنے کی اس کے اضافے کی بات کی ہے، اس کا Impact بھی زیادہ نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ اس سے حکومت کے نظام کو ہم نے تسلسل سے اور اس کو

Strengthen کرنے کیلئے کوشش کی ہے تو عوام پر بوجھ بھی نہیں ہے تو لہذا مولانا صاحب کو میں درخواست کرتا ہوں کہ اپنی امنڈ منٹس کو واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب! دا خو ظاهره خبره ده چې ما ترمیم پیش کړے دے د دې د پاره چې پبلک انټرسټ کښې، پبلک ته د ریلیف ورکولو د پاره چې دا کوم Burden مونږه اضافی په هغوی باندې راوستل غواړو چې دا دومره مقدار کښې نه وی چې د هغوی د طاقت نه بهر وی خو چونکه فنانس منسټر صاحب ریکویسټ اوکړو، زه د دوئ ریکویسټ منظورومه او زه خپل امنډمنټس Withdraw کوم جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Amendments withdrawn. The motion before the House is that the amendments, moved by the honourable, all amendments withdrawn, those who are in favour of it may say 'Yes', amendments withdrawn already. Original Clauses stand part of the Bill. Passage stage, sorry

اتنا روزے میں تو، 5 to 9 Clause، Passage stage نہیں، اس نے تمام امنڈ منٹس ایک ساتھ Withdraw کی ہیں، باقی میں کوئی امنڈ منٹ نہیں ہے، اسلئے میں ہاؤس کے سامنے Put کرتا ہوں جی۔

فنانس بل 2016 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی اجازت سے حکومت خیبر پختونخوا فنانس بل 2016 کو اس معزز ایوان سے پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: مبارک جی، مبارک۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک آئٹم باقی ہے، میں کمپلیٹ کر لوں۔

منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7: Honourable Minister for Finance, to please lay on the table of the House the Authenticated Schedule of Authorized Expenditures of Annual Budget for the Year 2016-17.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں آئین کے آرٹیکل 123 کے تحت بجٹ 17-2016 کیلئے توثیق شدہ جدول ایوان میں Lay کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands laid. Honourable Minister Sahib, Please.

(Applause)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنی تقریر سے پہلے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہاؤس میں ہماری طرف سے پارلیمنٹ کے لوگ جو موجود ہیں جنہوں نے اس پہ ووٹ دیا اور جو نہیں موجود، تو میں چاہتا ہوں کہ ہاؤس، اسمبلی کا ایک ریکارڈ بنا دیں کہ اس وقت کون کونسے لوگ ہمارے ووٹ میں موجود نہیں ہیں تاکہ ہم اپنی پارٹی میں فیصلہ کر سکیں کہ وہ کیوں یہاں موجود نہیں اور کس Reason سے موجود نہیں کہ ہم ان کے خلاف (تالیاں) تو یہ کون ہیں؟ آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ریکارڈ ہمارے پاس ہے۔

جناب وزیر اعلیٰ: ہیں؟

جناب سپیکر: ریکارڈ ہمارے پاس آتا ہے سر۔

جناب وزیر اعلیٰ: نہیں ریکارڈ آپ کے پاس آتا ہے لیکن حاضری لگا کے ادھر نہیں ہیں تو وہ بھی Abstained ہیں، اگر کسی نے حاضری لگائی ہے اور اس وقت موجود نہیں ہے تو He is abstained، (تالیاں) تو وہ بھی ایک ضروری بات ہے، (تالیاں) So تو مجھے حاضری کا ریکارڈ چاہیئے، (تالیاں) مجھے اس وقت حاضری کا ریکارڈ چاہیئے، آپ کوئی لیکر فٹافٹ نام لکھیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی اراکین کی حاضری ریکارڈ جناب قائد ایوان کو دکھائی گئی)

جناب وزیر اعلیٰ: نہ نہ، دا ریکارڈ نہ، اس وقت جو حاضر ہیں، مجھے وہ ریکارڈ چاہیئے۔

جناب سپیکر: وہ چیک کر لیں گے۔

جناب وزیر اعلیٰ: نہیں نہیں، چیک نہیں وہاں پہ ایک بندہ آپ کا، ادھر باہر کریں اور سارا چیک کریں تا کہ کسی کو احساس تو ہو کہ یہ اسمبلی ہے، یہاں پر بجٹ پاس ہونا ہے اور ان کو احساس نہیں ہے اور حاضری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب وزیر اعلیٰ: تو ہم اپنا حساب کتاب کریں گے جو ہم حساب کریں گے-----

جناب سپیکر: اندر بھی بیٹھے ہیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب وزیر اعلیٰ: جو ووٹ میں نہیں تھا، وہ نہیں مانا جائے گا، وہ نہیں مانا جائے گا، نہیں مانا جائے گا۔ جو ابھی آیا ہے، وہ بھی نہیں مانا جائے گا، No، جو ابھی آیا ہے، وہ نہیں مانا جائے گا، یہ غلط ہے۔ (تالیاں) اگر یہ جو آیا ابھی نہیں مانا جائے گا۔ اگر، اگر ان کو اتنا اسمبلی کا نہیں پتہ کہ ووٹنگ میں ان کو یہاں بیٹھنا پڑتا ہے تو ہمیں پارٹی میں کچھ ایکشن لینا پڑے گا۔ (تالیاں) تو یہ کوئی بات نہیں ہے، (تالیاں) لسٹ بنائیں سارے، میں اپنی تقریر کرتا ہوں، ایک منٹ میں اپنی بات کرتا ہوں، جب تک آپ لسٹیں، اور مجھے دیں کیونکہ I am very serious about it چاہے جو مرضی ہو جائے۔

قائد ایوان کی اختتامی تقریر

جناب وزیر اعلیٰ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کے ممبران کا، اپنے حکومتی ارکان کا، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ بجٹ 2016اور 2017 کا بجٹ آپ لوگوں نے پاس کیا۔ بے شک اس پہ تنقید بھی ہوئی، بحث بھی ہوئی، یہ پارلیمنٹ کا حصہ ہوتا ہے کوئی چیز اچھی ہوتی ہے، کسی کو پسند بھی ہوتی ہے لیکن اس روایت سے ساری زندگی ہم گزرے، تو ہم Appreciate کرتے ہیں اپوزیشن کو کہ جس طریقے سے انہوں نے اس کو لیا اور اس پہ ڈسکشن کی اور جیسے پہلے بات ہوئی، کچھ تھوڑا بہت ماحول خراب ہوا، ہم معذرت خواہ ہیں اس کیلئے لیکن ہم آپ سب کے اور خاص طور پہ میڈیا کے کہ یہاں پر موجود رہے، انہوں نے کافی ذمہ داری سے اپنا کام کیا اور ہماری جو یہاں پہ باتیں ہوئیں، ان کو Project کیا، ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم سرکاری افسروں کا اور اسمبلی کا جو سٹاف ہے، ان کے شکر گزار ہیں کہ ان سب نے ہمارے ساتھ کام کیا، محنت کی۔ میں زیادہ بات تو نہیں کرنا چاہتا، میں صرف اتنا کچھ دو تین چیزیں بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے کیا Achieve کیا اور ہمیں کیا ملا تھا اور ہم نے کیا کیا ہے؟ کیونکہ ہمارے خلاف یہی بات سارا دن چلی کہ تحریک انصاف کی حکومت ناکام ہوگئی، تحریک انصاف کی حکومت یا اتحادی حکومت نے کچھ نہیں کیا، تو میں تو تیس سال سے یہ حکومتیں دیکھتا رہا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ پہلے کس نے کیا کیا، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ ہم نے آج کیا کیا؟ اگر اس بحث میں میں صرف پڑتا تو میرے پاس جتنا ریکارڈ ہے، میرے خیال میں کسی کے پاس اتنا ریکارڈ نہیں ہوگا کہ پہلے کیا ہوتا رہا اور اب کیا ہوا؟ پہلی حکومت میں اور اس حکومت میں کیا فرق ہے؟ (تالیاں) لیکن میں اسلئے اس میں نہیں جاتا کہ وہ پرسنل ہو جاتا ہے، میں اس میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں بتاتا ہوں کہ ہم نے سب سے پہلے جھگڑا ڈالا، جو ہمارا Caped تھا، بجلی کا چھ بلین پر 1992 سے Caped تھا کہ ہمیں چھ ارب روپے سالانہ ملتے تھے اور وہ نہیں بڑھ سکے، اللہ کا شکر ہے اور آپ کی مدد سے، آپ کی اپوزیشن پارٹیز نے ہم سے مل کر ہم نے احتجاج کیا، ہم اسلام آباد گئے، پھر ہم وہاں پر ان کے کورٹ چلے گئے، یہ نہیں کہ ہمیں وفاق نے دیا، ہم ان کی جو کورٹ ہے NEPRA میں گئے، میں خود گیا، ہمارے اپوزیشن لیڈرز گئے اور ہم نے وہاں کیس جیتا اور چھ ارب سے اس کو اٹھارا ارب پہ ریٹ جب بڑھ گیا تو تقریباً Calculation میں ہمیں سالانہ For the future بارہ ارب روپیہ سالانہ اس صوبے کو ہر سال ملے گا (تالیاں) جو پہلے نہیں تھا اور وہ کیس ہمارا چل رہا

ہے، ان شاء اللہ یہ 12 ارب سے بڑھے گا، 20/ 25 ارب تک جائے گا، وہ کیس Already ہم لڑ رہے ہیں۔ دوسرا ہمارے جو قرضے تھے وفاق کی طرف یا انٹرسٹ رہتا تھا، وہ تقریباً 100 بلین، 101 بلین تھے، اس پہ ہم نے بحث کی اور آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ تھے، میٹنگ رہی اور جب فیصلہ ہوا تو اس میں سے تقریباً 88 ارب روپے وہ مان گئے، 88 ارب اسلئے ہوا کہ ہمارے ذمہ کچھ ان کا انٹرسٹ بنتا تھا، کچھ ہمارا بنتا تھا تو ایک Agreement کے مطابق کچھ ہم نے چھوڑا، کچھ انہوں نے چھوڑا اور 88 ارب روپے ہمیں اس Agreement میں ملے۔ اس 88 ارب میں پچھلے دور کے 18 ارب روپے کا قرضہ اس صوبے کا بقایا رہتا تھا، وہ قرضہ کیا تھا؟ وہ قرضہ یہ تھا کہ جب بجلی کی قیمتیں پاکستان میں بڑھیں، ہمارے صوبے میں Stay ہو گیا، بعد میں عدالت میں وہ کیس ہار گئے تو پبلک نے وہ پیسہ دینا تھا بجلی کا، وہ گورنمنٹ نے Commit کیا تھا، پچھلی گورنمنٹ نے کہ یہ 18 ارب روپے حکومت دے گی، وہ 18 ارب روپے قرضہ بھی جو عوام کا تھا، یہ پیسہ عوام نے واپڈا کو دینا تھا، وہ عوام کا پیسہ ہم نے چکا دیا، یہ بھی ایک بڑی Achievement ہے (تالیاں) اور 70 ارب روپے جو ہمیں ملنے ہیں، اس میں 25 ارب اس سال ملنے ہیں، افسوس ہے کہ آج تک نہیں مل سکے، شب و روز کہتے ہیں کہ ہم چیک بھیج رہے ہیں لیکن ابھی نہیں مل سکے، تو یہ 70 ارب روپے 25 ارب 15 15 کر کے قسطوں میں اگلے تین سالوں میں ہمیں ملیں گے تو یہ کافی بڑی بڑی Achievements ہیں۔ پھر ایسا ہوا کہ ہم نے Claim کیا تھا کہ ہمارا پانی پنجاب اور سندھ میں جاتا ہے اور وہ استعمال کرتے ہیں، جب حساب کتاب ہوا تو وہ ہم ثابت نہیں کر سکے لیکن میں نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا، میں نے کہا جی آپ نے یہ بھی Commitment کی تھی کہ جو ایکسٹرا بجلی صوبے کی ہے، اس پہ ایک بڑا پراجیکٹ دیا جائے گا جو پنجاب اور سندھ اور بلوچستان کو دے چکے ہیں، وہ اپنا پانی استعمال کر رہے ہیں تو ہمیں آپ کیوں نہیں دے رہے؟ تو اس Base پر میں نے Stand لیا کہ مجھے اس کے بدلے چشمہ اپ لفٹ سکیم چاہیئے، میں پانی کا Claim نہیں کرتا ہوں کیونکہ وہ ثابت نہیں کر سکتے لیکن اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے کہا آپ چشمہ اپ لفٹ سکیم دے دیں، وہ بھی ہمارے اس سے Agree ہو گئے اور تقریباً 120 ارب کا پراجیکٹ یہ منظور ہو چکا ہے، (تالیاں) یہ منظور ہو چکا ہے اور یہ میں آپ کو بتاؤں کہ یہ کسی کا کریڈٹ نہیں، بغیر اس اسمبلی کے کسی کا کریڈٹ نہیں ہے کہ کوئی کہے کہ چشمہ لفٹ کینال ہم نے کیا، میں

اس کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کہے کہ یہ اس اسمبلی نے کیا، اپوزیشن نے اور حکومت نے مل کر کیا، کسی ذاتی کسی نے نہیں کیا (تالیاں) اور میں بتاتا ہوں، انٹرسٹ بھی نہیں تھا، اگر میں یہ جھگڑا نہیں ڈالتا، ایمانا یہ نہیں ہو سکتا تھا، میں اس فلور پر سچ کہہ رہا ہوں کہ کسی کو انٹرسٹ نہیں تھی، زبانی باتیں ہو رہی تھیں، پھر کیا ہوا؟ اس کے ساتھ تیسرا ہمارے صوبے کی گیس ایکسٹرا ہے، ہمارے صوبے کی بجلی ایکسٹرا ہے، ہمارے صوبے کی پٹرول ایکسٹرا ہے اور ہمیں پھر بھی لوڈشیڈنگ میں رہنا پڑتا ہے، گیس میں بھی، بجلی میں بھی، وہ بھی ہماری ایک ڈیمانڈ ہے لیکن ہماری ایک ڈیمانڈ تھی کہ 100 ملین کیوبک فٹ گیس ہم ایکسٹرا پیدا کر رہے ہیں، یہ ہمارا حق ہے کہ یہ ہمیں ملے، اس سے ہم کارخانوں کو دیں یا ڈائریکٹ دیں یا اس سے انڈسٹری میں بجلی بنائیں، ہمارے صوبے میں بے روزگاری ہے تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ بھی ہم نے منظور کرالیا اور اس گیس سے ہم ان شاء اللہ بجلی پیدا کریں گے انڈسٹریل اسٹیٹس میں، جو ہماری نئی پالیسی انڈسٹری کی آئی ہے، اس کے مطابق ون 'ونڈو' آپریشن انڈسٹری میں ہم کریں گے اور 24 گھنٹے وہاں بجلی ہو گی، تو وہ بھی سکیم Approve ہو چکی ہے اور اس پہ کام ہم شروع کر چکے ہیں تو ان شاء اللہ آئندہ سال کے اندر یہ گیس کو بجلی میں تبدیل کر کے کارخانوں کو دیں گے۔ (تالیاں) اب یہ Agreement تو ہو گیا لیکن زبانی کا مجھے پتہ ہے کہ وفاق اس صوبے کے ساتھ کتنا محبت رکھتا ہے؟ تو ہم نے زبانی نہیں چھوڑا، اس کو میں CCI میں لے گیا اور CCI سے Approve کر چکا ہوں، Minutes میں آ چکا ہے، It's part of CCI، اس کو اب کوئی رد بھی نہیں کر سکتا کہ کل کوئی کہے کہ یہ ایسی زبانی بات ہے، یہ Approve ہو چکا ہے تو یہ رد بھی نہیں ہو سکتا، تو یہ ایک Achievement ہے۔ دوسرا CPEC پہ ایک بہت ہنگامہ چلا، آل پارٹیز کانفرنس ہوئی، ہمیں اندھیرے میں رکھا گیا، یقیناً اگر ہم شور نہ مچاتے، یہ سب ساری اپوزیشن پارٹیز ہم مل کے شور نہ مچاتے تو CPEC میں ہمارا نام و نشان نہیں تھا، نہ انہوں نے رکھنا تھا، نہ ان کا ارادہ تھا، نہ اس صوبے کو وہ، اس صوبے کے ساتھ کوئی محبت تھی کہ یہ صوبہ بھی آگے بڑھے اور اس میں ابھی بھی جس طرح ہم چاہتے ہیں، ابھی بھی میں اس طرح متفق نہیں ہوں لیکن پھر بھی یہ ایسی بات ہے کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی، کیونکہ وہ اپنا کام کر چکے ہیں، 44 بلین ڈالرز یہ تقسیم کر چکے ہیں۔ وہ جو انہوں نے کرنا تھا، اپنا کام انہوں نے دکھا دیا لیکن پھر بھی ہم نے اپنا زور لگایا اور اللہ کا شکر ہے کہ اب ہمارا پشاور سے ڈی آئی خان تک

ایکسپریس وے اور ریل، دونوں وہ Agree کر چکے ہیں اور PSDP میں وہ ڈال چکے ہیں، (تالیاں) بجٹ میں آ چکا ہے، انہوں نے بجٹ میں ڈال دیا۔ میں دو راتیں اسلام آباد رہا ہوں، ان کے پیچھے لگا رہا ہوں اور انہوں نے Accept کر کے بجٹ میں ڈال دیا اور افسوس کی بات یہ ہے کہ جب یہ CPEC Route ڈی آئی خان سے، یہ بھی آل پارٹیز کانفرنس کا (فیصلہ) تھا کہ ادھر تلہ گنگ میانوالی اور ڈی آئی خان سے گزرے گا تو اتنی بدنیتی دیکھو کہ انہوں نے CPEC Route سے ادھر تک تو روڈ ڈالا، جنڈ تک ڈال دیا اور اب جنڈ کا اگر 40، 50 کلو میٹر ڈالتے ہوئے یا 70، تو اس میں کیا مذائقہ ہے کہ جنڈ سے کوہاٹ تک بھی ڈال دو، کوہاٹ تک نہیں ڈالا، ہمارا صوبہ ان کو اتنا برا لگتا ہے کہ 80 کلو میٹر کے ساتھ 40 کلو میٹر اور Add کر دیتے تو ہم بھی خوش ہو جاتے کہ چلو ان کی طرف سے، ہم بھی ان کی نظر میں، تو وہ بھی نہیں ڈالا، وہ بھی میں نے وہاں جھگڑ کر کے جنڈ سے کوہاٹ تک روڈ ڈلوا دیا، تو مطلب ہے کہ افسوس کبھی کبھی ہوتا ہے کہ ان کو، کیا ہم اسی پاکستان کا حصہ نہیں ہیں، کیا ہم یہاں کسی اور دنیا سے آئے ہوئے ہیں تو ہمیں اس طرح Treat کیا جاتا ہے اور ہمیں اپنے جائز حق کیلئے لڑنا پڑتا ہے؟ میں فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا، میں کوئی خیراتی نہیں ہوں، میرا قانونی حق ہے، میرا آئینی حق ہے، تمہیں دینا پڑے گا اور اگر نہیں ہے (تالیاں) اور اگر نہیں ہے تو مجھے لکھ کر دے دو، یار! میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں کہ میں آپ سے لڑتا ہوں، تو تب ہی جا کر یہ مسئلے حل ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ مجھے لکھ کر دو کہ میرا آئینی حق نہیں ہے CPEC میں، میرا آئینی حق نہیں ہے بجلی میں تو میں چلا جاتا ہوں، نہیں تو میں ٹینٹ لگا کر بیٹھوں گا، میں دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں دو گے؟ تو اسی Force کی وجہ سے یہ مسئلے حل ہوئے ہیں۔ اب میں، یہ تو حل ہو گئے، پھر مجھے مسئلہ تھا انڈسٹریل پارکس کا، انڈسٹریل اسٹیٹس کا، یہ Route، سڑک یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، اگر ہمارے صوبے میں انڈسٹریل اسٹیٹس جو چائنا اور پاکستان گورنمنٹ کے Agreement کے مطابق اس کو وہ Approve کریں گے، نہیں بنیں گے تو کوئی انڈسٹری وہاں نہیں لگائے گا، نہ میرے کہنے پر، نہ کسی اور کے کہنے پر، وہ ہماری باتیں چلتی رہیں، ہم نے یہ کہا کہ ہمیں وہیں پارکس میں بجلی چاہیئے، پانی چاہیئے، گیس چاہیئے، فائبر آپٹک چاہیئے، مطلب جو ضرورت ہے انڈسٹریز کیلئے، وہ چاہیئے اور یہ انڈسٹریز ایسی نہیں ہیں کہ 100 کے قریب، یہ پورے شہر بن رہے ہیں، یہ اس میں آئی ٹی

پارکس ہوں گے،اس میں دنیا کی ہر چیز ہوگی کیونکہ چائنا نے کوئی ایسا نہیں کرنا،وہ Feasible ہوگا تب بنیں گے۔یہ اللہ کا شکر ہے،اب جو فیصلہ ہوا ہے جو میرے ساتھ انہوں نے Minutes میں Agree کیا کہ اب فی الحال فرسٹ فیز میں ہر صوبے میں ایک آئی ٹی پارک، انڈسٹریل پارک بنیں گے اور اس میں ساری سہولتیں ہوں گی تو اس وقت جو پوزیشن ہے، اگر ہم آٹھ دس دے دیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اگر وہ Already اپنا تیار کر چکے ہیں، جہاں بجلی ہو اور گیس ہو، ہمارے پاس کچھ نہیں تو وہ اب ایک Agreement ہو چکا ہے کہ ہر صوبے میں فرسٹ فیز میں ایک ایک بنے گا، میرے صوبے کے تین زونز ہیں، ساؤتھ ہے، ہزارہ اور مڈل ہے جہاں پر Feasible انڈسٹریل پارک ہوگا، ہم تینوں کو بھیجیں گے، جو Feasible ہوگا چائنا اور پاکستان گورنمنٹ بیٹھ کر اس کو Approve کریں گے کیونکہ جو Feasible project ہوگا، وہی انڈسٹری بنے گی، تو یہ جو ہمارے شک و شبہات تھے، وہ کم ہو گئے۔ سیکنڈ فیز میں بھی یہ فیصلہ ہوا ہے کہ برابر برابر، برابری پر کام ہوگا، اگر ایک ادھر بنے گا، Approve ہوگا، تو اس صوبے میں، چاروں صوبوں میں برابر کی تقسیم ہوگی، اگر برابری پر ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا، اگر برابری پر نہیں رہے گا تو ہم کبھی بھی اس کو نہیں مانیں گے کیونکہ یہ پھر ناانصافی ہوگی اس صوبے کے ساتھ۔ اسی طرح جو ان کے اس میں جو ممبر شپ تھی، افسوس یہ بھی ہوتا ہے کہ ہمارا اس میں ممبر ہی کوئی نہیں ہے، ابھی جب ہماری میٹنگ چلی، میں نے تو Stress کیا کہ دیکھیں اگر آپ ہمیں اپنا حصہ سمجھتے ہیں تو ہمیں ممبر شپ بھی دینی پڑے گی تو وہ ممبر شپ پہ بھی Agree ہو گئے اس میں، ہماری اس میں جو ایگزیکٹیو کمیٹی ہے، اس میں ہمارا ممبر جو ہمارے محکمے کا ہیڈ ہے، اس کو انہوں نے لے لیا اور باقی میں ممبر شپ ہو رہی ہے۔ تو اس وقت جو پوزیشن ہے، جو ہمارے ساتھ Agree کر چکے ہیں، PSDP میں بھی سکیمیں آ چکی ہیں، مجھے کافی تسلی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کو اپنا حق ملے گا حصے میں ضرور، اور اگر نہیں ملے گا تو ہم سب اکٹھے پھر اٹھیں گے اور اپنا حق لیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ہمارا جوائنٹ، یہ میرا اکیلا نہیں ہے، میں بار بار کہتا ہوں کہ آپ کی اور ہماری جوائنٹ طاقت کی وجہ سے یہ فیصلہ حل ہوا۔ اب ایک اور بڑا مسئلہ ہمارے صوبے کا، میں بار بار بتا چکا ہوں لیکن اب ہمیں ایک بڑا اسٹینڈ لینا پڑے گا مل کر اور وہ یہ کہ میرے صوبے کی چار پانچ، چھ سو میگا واٹ ڈیلی بجلی واپڈا چوری کر رہا ہے جو میرے صوبے کا آئینی حق ہے، میں آپ کو سمجھاتا ہوں وہ کیا

ہے؟ اگر آج دس ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوتی ہے تو ہمارا حصہ ساڑھے تیرہ پرسنٹ ہے، مجھے ساڑھے تیرہ ہزار بجلی ڈیلی دینی چاہیئے اور جتنی بڑھے گی، اتنی وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ بجلی فالتو پیدا کر رہے ہیں، ہمیں اپنا حق دے دو، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈیلی پروڈکشن میں جو صوبے کا حق ہے، وہ ہمیں دو۔ میں کوئی سو میٹنگز کر چکا ہوں، وفاقی وزیر سے کر چکا ہوں، ادھر پیسکو چیف سے کر چکا ہوں کہ بھئی میرا آپ نے Fix کیا ہوا ہے لوڈشیڈنگ 10% پر، میرا حق ہے بجلی کا ساڑھے تیرہ پرسنٹ، جب مجھے ساڑھے تیرہ پرسنٹ ملے گا تو 600 میگاواٹ بجلی ملے گی تو ہماری لوڈشیڈنگ آدھی کم ہو جائے گی۔ نیا پیسکو چیف آیا، میں نے اس کی Recommendation کی، میں نے کہا بڑا بہادر ہو گا، وہ بھی ٹھس ہو گیا، جیسے ہی میں بیٹھا تو میں نے اس کو کہا، پہلی میٹنگ میں کہا کہ ہاں ہاں ٹھیک ہے، آپ کا حق ہے، دیں گے۔ دوسری میٹنگ میں کہتا ہے کہ مجھ سے وہ پیسے، وہ Recovery مانگتے ہیں، تو میں واپڈا چوروں سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا کام ہے Recover کرنا میرا کام تو نہیں ہے، تم Recovery نہیں کر سکتے ہو، تم چوری کرتے ہو، تم ان سے ملے ہوئے ہو، تم ان سے رشوتیں لیتے ہو، تم ان کے گھروں میں جا کر کنڈے لگاتے ہو، تم ان کے میٹر ڈاؤن کرتے ہو، چوری تم کرتے ہو، میرا حق تم لیتے ہو، میرے صوبے کی بجلی تم نہیں دیتے ہو۔ میں آپ سے مدد چاہتا ہوں کہ ہم نے اکٹھے ہو کر اپنے صوبے کی بجلی، جو حق ہے وہ تو لیں نا، ہم کوئی ایکسٹرا چیز نہیں مانگ رہے۔ یہ جیسے بجٹ پاس ہو گا، میں فیصلہ کرنے لگا ہوں کہ واپڈا ہاؤس ہم نے بند کر دینا ہے، (تالیاں) ہمیں اپنی بجلی ملے گی، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، (تالیاں) یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ کبھی کہتے ہیں کہ آپ لوڈ نہیں اٹھا سکتے، بھئی! تمہارا کام ہے لوڈ اٹھانے کیلئے، اور لگاؤ چیزیں، میں نے ان کو کہا ہے جہاں پر لوڈ نہیں اٹھا، اس فیڈر میں نہ دو، دوسرے فیڈر میں دے دو، زیرو لوڈشیڈنگ کر دو، اور کرنا پڑے گا، یہ کہتا ہے یہ چوری کر رہے ہیں۔ یہ جب ساڑھے تیرہ سو میگاواٹ کے پیسے دیں گے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ڈیمانڈ ہوتی ہے، یہ بیچ میں اپنی ایڈجسٹمنٹ کرتے ہیں، اپنی چوری اس میں چھپاتے ہیں، کبھی ادھر سے وہ کنڈا اتار دیتے ہیں، کبھی ادھر سے اتار دیتے ہیں، تو یہ جو ہمارے صوبے کے ساتھ ہو رہا ہے، یہ کوئی یہ نہیں ہے کہ ہمارے صوبے میں بجلی نہیں ہے، ہمیں اپنا حصہ نہیں دیا جا رہا ہے، میں، میں بالکل یقین، میں تو انتظار کر رہا تھا کہ بجٹ کے بعد جو مرضی یہ ہو، دنیا تباہ کیوں نہیں ہوتی ہے، یہ یہاں پر نہیں ملنے دیں گے ہم،

ہم میں اور نہیں برداشت، ہمارا حق ہے، ہم کسی سے مانگ نہیں رہے ہیں۔ آپ کا حق ہے، ہمارا حق ہے، آئین دیتا ہے، سارے صوبوں کو اپنا حق مل رہا ہے، پنجاب کو 62% مل رہا ہے، سندھ کو اپنا حصہ مل رہا ہے، مجھے کیوں ساڑھے تیرہ پرسنٹ نہیں مل رہا؟ تو کیا میں یہ غلط بات کر رہا ہوں کہ ہمیں اپنا حق ملے؟ تو یہ بہت Important ہے کہ ہمیں انہوں نے آگ میں، عذاب میں ڈالا ہوا ہے صرف اپنی چوری چھپانے کیلئے، دیکھیں میں آپ کو آگے بتاتا ہوں، میں نے جب چیف آف پیسکو کو کہا کہ میرا صوبہ، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، Recoveries میں کھڑے ہوتے ہیں، کنڈے اتارنے میں کھڑے ہوتے ہیں، ایک سسٹم میں دوں گا، ایک علاقہ مجھے بتائیں کہ اس کو صاف کرنا ہے، ہم صاف کر دیں گے لیکن پھر آپ کی ذمہ داری ہے کہ پھر ادھر کنڈا نہ لگے۔ میری پولیس ساتھ ہو گی، میں سب کچھ کرنے کیلئے تیار ہوں، میری لوکل گورنمنٹ اٹھے گی، ایم پی ایز اٹھیں گے، ہم عوام کو بتائیں گے کہ ہم آپ کی لوڈشیڈنگ کم کر رہے ہیں، چوری نہ کریں، لیکن جب ہمیں وہ Commit ہی نہیں کرتے ہیں تو میں کیوں اپنے کسی کو تنگ کروں، میں کیوں کسی کی چوری روکوں؟ یہ ذمہ داری بھی اس کی ہے، مجھے حق بھی نہیں دیتا، مجھے کہتا ہے کہ جا کر کنڈے اتارو اور کل پھر لگاؤ اور پھر یہ پیسے لیں، ہمیں بدنام کرنا چاہتے ہیں، یہ ڈاکو جو ہیں، ان کا کوئی اور راستہ نہیں ہے، ان کے ساتھ سختی سے نپٹنا پڑے گا۔ میں تو Commit کر چکا ہوں باقی آپ سے مدد مانگوں گا ان شاء اللہ۔ (تالیاں) اسی طرح جیسے بجٹ پر بات کی گئی کہ اے ڈی پی 140 (ارب) سے کم ہو گئی، میں وجوہات بتاتا ہوں، جب ہم پہلے سال آئے، ہم سے پہلے جو بجٹ تھا، Maximum میرے خیال میں 76 بلین کی اے ڈی پی گئی، Maximum جب ہم پہلے سال آئے تو مجھے تیار اے ڈی پی 80 بلین کی دی گئی، اس کو ہم نے برداشت کیا اور کرتے گئے، اگلے سال ہم 80 سے 100 ارب تک اے ڈی پی لے گئے۔ پہلے سال ہم نے تقریباً 70 بلین خرچ کیے جو تقریباً 80% تقریباً پہلے سال کیے، دوسرے سال ہم نے 92% خرچ کیے، تیسرے سال ہم نے 85%، سارے پاکستان کا ریکارڈ اٹھا لو، پنجاب کا اٹھا لو، سندھ کا اٹھا لو، کوئی بھی 80% Cross نہیں کر سکا، بس صرف ہم ہیں کہ ہمیں کہتے ہیں کہ Lapse ہو گیا، ہمیں کہتے ہیں کہ کم فنڈز خرچ کیے ہیں، ذرا باقی کا تو دیکھو نا، پچھلی حکومتوں کا ریکارڈ نکالو، میں نے سارا ریکارڈ نکالا ہے، کسی نے 80% Cross نہیں کیا، کسی کو کسی نے نہیں کہا کہ Lapse ہوا، کسی نے نہیں کہا کہ یہ کام نہیں

کرتے، چونکہ ہم ایک صاف ستھری حکومت ہیں، ہم نے Commit کیا ہے اسلئے ہم Answerable ہیں، یہ لوگ Answerable نہیں تھے، (تالیاں) ان کو کوئی جواب نہیں دے سکتا تھا، ہم نے اپنے اوپر شرط لگائی ہے کہ ہم سے پوچھو، اگر ہم غلط ہیں، ہم سے پوچھو، اگر کرپٹ ہیں، ہمیں بتاؤ اگر کوئی ہم میں غلطی ہے، یہ واحد حکومت ہے جو جوابدہ حکومت ہے پاکستان میں، میں پہلی حکومتوں میں رہا، کبھی کسی نے نہیں پوچھا، یہ پریس بیٹھی ہے، انہوں نے کبھی سوال نہیں کیا، جب میں ان سے پوچھتا ہوں، کہتے ہیں آپ ہی کہتے تھے ہم تبدیلی لا رہے ہیں، یقیناً ہم ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ ہم چینج لا رہے ہیں اسی لئے ہم برداشت بھی کر رہے ہیں۔ تو یہ پچھلے سال میں 100 بلین سے 145 ارب تک لے گیا، کیوں لے گیا؟ کیونکہ مجھے 30 پرسنٹ لوکل گورنمنٹ کو دینے تھے، میرا اپنا خیال تھا کہ ہم Recover، لیکن پھر بھی ہم نے 125، 100 (مداخلت) ہاں 125 ارب روپے، 113 ارب روپے ہم نے خرچ کر دیئے، ہاں 113، تو پھر بھی میں نے پچھلے سال سے 20/25 ارب روپے زیادہ خرچ کیے اور جو کم خرچ ہوئے، وہ کہاں؟ اس میں آٹھ ارب روپے زلزلے اور سیلاب کے، یہ ڈویلپمنٹ فنڈ سے ہم نے دیئے تو یہ کوئی تقریباً 120 ارب تک پہنچتا ہے، اس میں کوئی 12 ارب روپے ہم نے تنخواہیں بڑھائیں، ڈاکٹرز کی بڑھائیں، 1-16 سکیل کی بڑھائیں اور اس اے ڈی پی کا پیسہ ہم نے تنخواہوں میں ان کو دے دیا۔ اس کے علاوہ پٹرول تیل سستا ہوا، اس کی وجہ سے ہمیں کوئی آٹھ ارب روپے کم آئے، وفاق کے ٹیکسز میں تقریباً 17 ارب روپے Recovery کم ہوئی، تو میں اسلئے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Actual position ہے، اس میں ہماری کوئی نالائقی یا کوئی کمزوری نہیں ہے، جو تھا ہم نے خرچ کیا اور ہوتا تو یہ 85% ہم نے خرچ کیا ہے، پنجاب کا جا کر پوچھ لیں نا کوئی کہ پنجاب نے کتنا کیا، سندھ نے کتنا کیا، بلوچستان نے کتنا کیا، پھر Comparison کریں، سارے پاکستان کا اکٹھا Comparison کریں، پنجاب کے ساتھ Compare کریں، تب پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کیا کیا؟ دوسرا میں محکموں کی طرف آتا ہوں کہ 2013 میں جب ہم آئے تو ہمیں کیا ملا؟ پہلے اس کو تو دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں کیا ملا ہے، ہمیں سکول کیسے ملے، ہمیں ہسپتال کیسے ملے، ہمیں پولیس کیسے ملی، ہمارے پٹوار خانے کیسے تھے، ہمارے دفاتر رشوت سے بھرے ہوئے کیوں تھے؟ مجھے تو کوئی صاف ستھرا صوبہ نہیں ملا، مجھے تو بنی بنائی بلڈنگ نہیں ملی، میرے سکولز میں Missing facilities، سکولز

میں Toilets نہیں، بجلی نہیں، پانی نہیں، کرسی نہیں، کوئی بیٹھنے کی جگہ نہیں، استاد نہیں، تو مجھے کیا ملا ہے؟ تو Compare تو کرو نا جو ہم نے کیا ہے، یہ تو نہیں ہے کہ مجھے 30 ہزار سکولز، ستر سالوں کے سکولز جن میں کمرے نہیں، دو کمروں کا سکول، مذاق، ڈرامہ کیا گیا غریبوں کے ساتھ، (تالیاں) غریب کے بچوں کو تباہ کیا گیا کہ دو کمروں کا سکول، خان کے بچے تو ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں، غریب کا بچہ دو کمروں کے سکول میں، چھ کلاسز دو ٹیچر، یہ کونسا انصاف رہا ہے ستر سال کا؟ تو ہم نے اگر اس کو ٹھیک کرنا ہے، ہمیں اس کیلئے اربوں روپے چاہیئے، یہ تو بڑے مزے کی بات تھی کہ جی سکول بنا دیا، (مداخلت) شیر بہادر خان صاحب، میں بھی مجرم ہوں، میں بھی اس جرم کو قبول کرتا ہوں کہ ہم نے ظلم کیا غریبوں کے ساتھ کہ ان کے ٹیچر کا نہیں پوچھا، ہم نے ٹیچر پر سیاست کی، ٹیچر کے ٹرانسفر پر سیاست کی، ڈاکٹر پر سیاست کی، سکول بنانے پر سیاست کی، یہ سیاست لے بیٹھی ہے غریبوں کو، یہ Interference لے بیٹھی ہے تمام اس مجبور لوگوں کو کہ آج وہ رو رہے ہیں۔ ہسپتال میں دوائی نہیں ہے کیونکہ ہم سیاست کرتے رہے، ڈاکٹر نہیں کیونکہ ہم ڈاکٹر پر سیاست کرتے رہے، ہم سکولوں میں تعلیم نہیں دے سکے کیونکہ ہم ٹیچر پر سیاست کرتے رہے، تو یہ ظلم کس نے کیا؟ ہم نے کیا، ہم ذمہ دار ہیں اور ہم نے ہی ٹھیک کرنا ہے، یہ تحریک انصاف کی حکومت ہے، یہ ہماری جوائنٹ حکومت ہے کہ ہم تبدیلی لانا چاہتے ہیں، استاد دینا چاہتے ہیں، سکولوں کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں، (تالیاں) تو ہم نے کیا کیا؟ ہمارے دور میں دیکھو چھ کمروں کا سکول بن رہا ہے، اس میں چھ ٹیچرز ہیں، اس میں لیبارٹری بھی ہو گی، اس میں ہیڈ ٹیچر کا، ہیڈ ماسٹر کا دفتر بھی ہو گا اور چوکیدار کا کمرہ بھی ہو گا، یہ نہیں تھے یہ سارے، اس وقت ہم 15 ہزار پرائمری سکولوں کو پیسے دے چکے ہیں Parents Teachers Fund میں، آپ اپنے اپنے حلقوں میں جا کر دیکھیں سکولوں میں، وہ کام کر رہے ہیں، آپ اس پر چیک رکھیں کہ کہاں کمروں کی ضرورت ہے، وہ بنا رہے ہیں، Toilets کی ضرورت ہے تو ہمیں کیا، یہ پہلے کیوں کسی نے نہیں کیا، یہ ہمارا پیسہ تو سب جو Already سٹرکچر ہے، اس میں جا رہا ہے، ہم کیا کریں؟ بس بناتے جائیں گند اور پیچھے نہ دیکھیں، ہم تو پچھلے دوروں کا گند صاف کر رہے ہیں، کمرے بنا رہے ہیں، Toilets بنا رہے ہیں، بجلی دے رہے ہیں، پانی کے پروگرام کر رہے ہیں، تو ہم کیا کریں؟ اسی طرح غریبوں سے ظلم کرتے رہیں، تو یہ باتیں آپ کو دیکھنا پڑیں گی، پریس کو بھی دیں، پریس

والے، ٹی وی چینل والے، یہ ٹوٹا، بھئی! میرے باپ نے تو نہیں بنایا تھا، انہی حکومتوں نے بنایا تھا، ان سے پوچھو کیوں ایسے بنایا، ٹوٹے ہوئے کیوں بنائے؟ تو (تالیاں) سکول میں ٹیچر نہیں، کیوں نہیں؟ کیونکہ فلاں ایم پی اے صاحب کا، یہ فلاں کا ووٹر ہے، یہ فلاں کا ووٹر ہے تو کیوں یہ غریب کے بچے ہمارے غلام ہیں؟ یہ جو سرکاری ٹیچرز ہیں، ہمارے غلام ہیں کہ ہم ان پر سیاست کرتے رہیں؟ دنیا میں میں نے نہیں دیکھا، مجھے کوئی دنیا کی مثال بتادو جہاں پر سکول ٹیچر ٹرانسفر ہوتا ہو، کوئی دنیا کی مثال بتادو جہاں ڈاکٹر ٹرانسفر ہوتا ہو، دنیا کی کوئی مثال بتادو کہ جو ہم کر رہے ہیں، جو ہم نے اس ملک کے ساتھ ظلم، کوئی بتادو ایک ملک ہو گا جس کا بیڑہ غرق ہو گا، پاکستان کی طرح وہی ملک ہو گا جو Interfere کرتا ہے، وہی ملک جہاں پر ترقی اور خوشحالی ہے، انصاف ہے، وہی ملک ترقی کر رہا ہے، باقی گپ شپ ہے۔ میں نے صاف کہنا ہے کہ اس ملک میں کبھی بھی خوشحالی نہیں آئے گی جب تک ہم سیاسی Interference کریں گے، جب تک اداروں کو اداروں کے کام پہ نہیں چھوڑیں گے، ہمارا کام صرف امبریلہ، چیک کرنا ہے، ہم ان پر نظر رکھیں، ہمیں مجبور نہ کریں کہ ہم نظام کو بگاڑ کر رکھ دیں۔ میں پوری کوشش کر رہا ہوں لیکن پھر بھی پریشر بڑھ جاتا ہے مجھ پر، لیکن اتنا پریشر برداشت کر لیتا ہوں جتنا میں کر لیتا ہوں، باقی میں اپنا کام کرتا ہوں۔ تو سکولوں کا یہ حال ہے، اب سکولوں میں ٹیچرز حاضر ہیں کیونکہ مانیٹرنگ شروع کر دی۔ کیا کسی کو فکر تھی اس سے پہلے کہ سکول کے 50 پرسنٹ ٹیچرز Absent تھے اور کسی نے غور کیا کہ 50 پرسنٹ بچے غیر حاضر ہیں؟ آج ٹیچرز Present ہیں، مانیٹرنگ ہو رہی ہے، جو نہیں ہیں، ان کی تنخواہیں بھی کٹ رہی ہیں، Different سزائیں بھی ہو رہی ہیں، اگر نہیں ہو رہا، آپ سب بیٹھے ہیں، آپ کی ذمہ داری ہے، آپ کو لوگوں نے اسلئے Elect کیا ہے کہ آپ روڈ بناؤ اور دیکھو نا کہ سکول میں کیا ہے، روڈ کی کوالٹی کیا ہے، آپ بتائیں کہ آپ کے سکول میں ٹیچر نہیں ہے، آپ جا کر چیک کریں کہ آپ کے سکول میں کیوں ٹیچر نہیں آرہا کیونکہ اس کا سسٹم بن چکا ہے؟ اسی طرح ہاسپٹلز ہیں، جب ہم آئے ہیں تو ہاسپٹلز میں ڈاکٹرز کوئی نہیں، میں حساب کرتا رہا، سات آٹھ سو ڈاکٹرز تو جناب ڈاکٹرز صاحبان جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا درجہ دیا ہے، دو دو ڈیوٹیاں کر رہے ہیں، کوئی امریکہ بیٹھا ہے، کوئی لندن بیٹھا ہے، کوئی کراچی، بھئی ادھر سے بھی تنخواہ لے رہا ہے ادھر سے بھی لے رہا ہے، وہ فارغ کیے، پھر کوئی پروموشن نہیں لیتا ہے، زبردستی پروموٹ کیا کیونکہ اور لوگ لینے

تھے، پھر بھی مسئلہ نہیں حل ہوا، ہم نے ڈاکٹروں کی تنخواہیں لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ تک بڑھادیں کیونکہ کون پاگل ڈاکٹر جائے گا 45ہزار میں کوہستان، 45ہزار میں وہ کہیں، 45ہزار میں کبھی کوئی ڈاکٹر نہیں جائے گا، وہ نوشہرہ تک نہیں آتا ہے تو باقی تو چھوڑیں صوبہ، ابھی ہم نئے ڈاکٹرز بھرتی کر رہے ہیں اور امید ہمیں ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ ڈاکٹرز ہوں گے اور اسی ہاسپٹل میں رہیں گے، یہ Transferable نہیں ہوں گے، اس پر سیاست نہیں ہوگی، یہ مجھے ڈاکٹرز لوگوں کیلئے چاہئیں، ڈاکٹرز ایم این ایز، ایم پی ایز کیلئے نہیں چاہئیں کہ وہ اس کا ووٹر ہے یا میرا ووٹر ہے۔ (تالیاں) تو یہ بڑا ضروری ہے، تو ہماری پوری کوشش ہے کہ اس سال کے اندر ہم ہسپتالوں میں ڈاکٹرز پورے کریں، وہاں اب تیسرا دیکھیں، ہسپتال میں ساری مشینری ٹوٹی ہوئی ہے، میں نے تو نہیں توڑی، مجھے تو ٹوٹی ہوئی ملی، ایکسرے مشین خراب، Different چیزیں خراب، کسی نے پوچھا ہی نہیں، ہم نے ریکارڈ بنالیا ہے کہ کیا کیا ہو رہا ہے اور اس سال کے بجٹ میں میں نے منسٹر صاحب سے کہہ دیا ہے کہ مجھے سارے ڈسٹرکٹس اور تحصیل ہاسپٹلز نظر آنے چاہئیں، ہم Already estimates بنا رہے ہیں، پی سی ون بن رہے ہیں، سارے صوبے کے تحصیل اور ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز، کہ اس سال کے اندر اندر ہر حالت میں اس میں جتنی کمی ہے، پوری ہونی چاہیئے، ڈاکٹرز پورے ہونے چاہئیں۔ اس میں جو مشین خراب ہے، وہ پورا ہونا چاہیئے، فنڈز Available ہیں، میں نے پچھلے سال بھی فنڈز روک دیئے تھے کہ کوئی نئی سکیم مت کرو، جو سٹرکچر ہے مجھے وہ ٹھیک کر دو لیکن محکمے نے وہ کام نہیں دکھایا۔ اس سال میں اب ہر ہفتے میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میٹنگ شروع کر رہا ہوں کہ مجھے یہ ہسپتال ٹھیک ٹھاک چاہیئے (تالیاں) کیونکہ یہ ہم سے عوام، آپ سے اور ہم سے عوام یہ چاہتے ہیں کہ ان کا ہسپتال ٹھیک ہو، ان کا سکول ٹھیک ہو، پولیس تھانہ ان کا ٹھیک ہو، پٹواری ان سے رشوت نہ لے، دفتر میں رشوت نہ ہو اور کوالٹی ٹھیک ہو، تو یہ چیزیں ہم کرلیں، باقی کونسا ہم نے کشمیر فتح کرنا ہے، ہم نے سسٹم ٹھیک کرنا ہے، ادارے ٹھیک کرنے ہیں، اس کو ہم نے یہ کرنا ہے۔ تو مسئلہ یہ ہے۔۔۔۔

ایک رکن: کشمیر کون فتح کرے گا؟

جناب وزیر اعلیٰ: کشمیر تو فیڈرل کرے گا۔ (قہقہے اور تالیاں) پھر اس سال جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، ہمیں دو سال تو لگ گئے جو بڑے ہاسپیٹلز کی اٹانومی کیلئے ہڑتالیں ہوئیں، بڑی حکومتوں نے کوشش کی

اٹانومی دینے کیلئے، پنجاب نے کی ہے لیکن اس طرح نہیں کر سکے، میرے اس سے پہلے حکومتوں نے ایک جنرل کے ٹائم پر بھی کوشش کی گئی، وہ نہیں کر سکے، یہ واحد حکومت تھی کہ وہ کھڑی رہی ان کے خلاف اور اٹانومی ہم نے دے دی ہاسپیٹلز کو، (تالیاں) یہ پہلی حکومت تھی، کیونکہ ہم کھڑے رہے، انہوں نے ہڑتالیں کیں، عدالت گئے، کورٹ گئے، کورٹ میں ہم جیتے لیکن ہم نے ہار نہیں مانی کیونکہ ہسپتال میں ڈیلیور نہیں ہو رہا، ابھی بھی صحیح ڈیلیور نہیں ہو رہا کیونکہ ابھی سٹارٹ ہوا ہے، دو مہینے ہوئے ہیں، عدالت کی وجہ سے Stay تھا، ابھی بھی بہت چیزوں کا Stay ہے تو ان شاءاللہ وتعالیٰ ہاسپیٹلز میں ڈیلیوری شروع ہو گی اور کرکے دکھائیں گے کیونکہ ہم نے Commit کیا ہے کہ ہم نے لوگوں کو ڈیلیور کرنا ہے، نہیں کریں گے تو جو تماشہ میں نے ابھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کرنا ہے، تو یہ شہرام کو پتہ چل جائے گا (تالیاں) اور اس سال، ہم نے چار ضلعوں میں ہیلتھ انشورنس شروع کی تھی پچھلے سال، اب اس سال ہم چوبیس کے چوبیس ضلعوں میں ہیلتھ انشورنس شروع کر رہے ہیں جس میں غریب فیملی کو، یہ تقریباً جو Assessment مجھے ملی ہے ایک کروڑ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا، اس میں تقریباً ایک لاکھ 80 ہزار سے دو لاکھ روپے سالانہ وہ اپنی دوائیاں علاج تھرو انشورنس کر سکیں گے، تو یہ ایک بہت بڑی غریب لوگوں کیلئے ایک فائدہ مند سکیم آرہی ہے (تالیاں) اور جس طرح اب ہم نے یہ بڑے ہاسپیٹلز 'اٹانومس' کر دیئے ہیں، یہی تحصیل اور ڈسٹرکٹ ہاسپیٹلز کو بھی اسی اٹانومی کا اختیار دے رہے ہیں تاکہ ضلع کے اپنے ہی لوگ، آپ کے علاقے کے اپنے لوگ اس میں بیٹھیں، بورڈز بنائیں، ون ٹائم ہم اس کو بجٹ دیں، Hire and Fire کا اختیار ہو تاکہ موقع پر دوائیاں موجود ہوں، موقع پر ڈاکٹرز موجود ہوں، نہیں کام کرتا گھر جائے کیونکہ یہ اس طرح نہیں چلتا۔ سرکاری ڈاکٹر، سب سرکار، تو سرکار تو سرکار ہوتی ہے، ہمارے پشتو میں جو سرکار کو ہم سمجھتے ہیں، اس کو ہم لارڈ صاحب سمجھتے ہیں، تو لارڈ صاحب اب نہیں چلے گا، اب انہوں نے ڈیلیور کرنا ہے، کام کرنا ہے۔ تو ہماری یہ کوشش ہے کہ لوگوں کو ڈیلیوری ہو، ہمیں کوئی نہیں، لوگ خوش ہوں، مجھے پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے ہم عوام سے ہیں کہ غریب لوگ کتنے تکلیف میں ہیں، ہسپتال میں تکلیف، تھانے میں تکلیف، پٹوار خانے میں تکلیف، سکول میں تکلیف، ہر جگہ تکلیف، یہ تو ہم مزے سے ائیر کنڈیشنڈ میں بیٹھے ہیں، ہمیں کیا پتہ ہے، ہمیں کیا پتہ ہے کہ ہمارے بچوں کی تعلیم ٹھیک ہے، مجھے میسج آتا ہے جی سکول

ٹھیک کرو، میں کہتا ہوں تیرا بیٹا کبھی پڑھا سکول میں، کہتا ہے نہیں، میں نے کہا کہ سکول کہیں گئے ہو تو پھر میسج کیوں دیتے ہو کہ سکول ٹھیک کرو؟ ایسے ایسے لوگ بھی سوشل میڈیا پر بیٹھے ہیں کہ ان کو خواب میں آتا ہے اور خواب میں باتیں کرتے ہیں، سوشل میڈیا پر شوشہ چھوڑ دیتے ہیں، پھر یہ ہمارا WSSP پروگرام تھا، پشاور گندگی سے بھرا ہوا، روز Complaints، ہم نے WSSP بنایا، مشینری لائی کافی، میں یہ نہیں کہتا کہ 100 پرسنٹ سب ٹھیک ہو گیا لیکن پہلے اگر وہاں پر 10% تھا تو 80% کی بہتری آگئی اور یہ جو پشاور میں ہم کر رہے ہیں، ہم سارے صوبے میں پھیلا رہے ہیں، یہ نہیں کہ خالی پشاور، اب WSSP سارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کیلئے Approve ہو چکا ہے، فنڈز جا چکے ہیں اور اس سال اس پر کام شروع ہو گا اور بورڈز بھی بن چکے ہیں۔ اسی طرح 1122 تھا، ہمارے صوبے میں دو ڈسٹرکٹس میں تھا، ایک پشاور ایک مردان، اس کے علاوہ کہیں نہیں تھا۔ اب پہلے پچھلے سال میں نے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں تقریباً اس وقت بارہ تیرہ ضلعوں کیلئے Approval ہو چکی ہے، لوگ ٹریننگ میں جا چکے ہیں اور کچھ ابھی اپوائنٹمنٹس ہو رہی ہیں، اس سال کے اندر یہ بارہ ضلعوں کے اندر 1122 چلا جائے گا۔ (تالیاں) دوسرا ہمارا صوبہ بے روزگار ہے، ہمارے پٹھان بھائی ہر جگہ بری حالت میں ہیں، کوئی کراچی مزدوری کر رہا ہے کیونکہ اس صوبے میں کارخانے نہیں لگتے اور جب تک کارخانے نہیں ہوں گے، بے روزگاری کبھی بھی ختم نہیں ہو گی، ہمارے جتنے اسلامی ممالک ہیں، دنیا میں کہیں جاؤ تو پٹھان وہاں بیٹھا ہے لیکن وہ پٹھان ٹاپ پوزیشن پر نہیں ہے، وہ لوئر لیول پر کام کرتے ہیں، تو ایک تو ہم نے یہ کوشش کی کہ اس صوبے میں جو ٹیکنکل سنٹرز ہیں، میں نے خود دیکھا ہے کہ نہ مشین چلتی تھی، اس کو زنگ لگا ہوا ہے، کتابوں سے دیکھ کر فیصلے لیتے تھے، جعلی ڈگری دے دیتے تھے، غریبوں کے بچے تباہ و برباد، میری اگر فیکٹری ہے، میرے پاس ایک ٹیکنکل ڈگری کوئی لے آتا ہے تو میں اس کی ڈگری کو نہیں دیکھوں گا، میں دیکھوں گا کہ یہ جانتا ہے کام کہ نہیں؟ وہ بے روزگار تباہ، وہ ہم نے ایک TEVTA بنائی، بہترین ٹیکنکل ٹریننگ شروع ہو چکی ہے، آپ جا کر وزٹ کر سکتے ہیں، میں جو باتیں کر رہا ہوں، آپ وزٹ کر کے دیکھ لیں کہ آیا کوئی فرق ہے کہ نہیں، آیا ٹریننگ میں فرق ہے یا جو اور میں نے بات کی، کوئی فرق ہے کہ نہیں؟ تو وہ بہتری آ رہی ہے کیونکہ مجھے جو دنیا سے ڈیمانڈ آ رہی ہے تو وہ یہ کہ جب ہم پاکستان جاتے ہیں تو ہمیں ضرورت پٹھانوں کی ہے، بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے

ادھر، ہمارے ادھر جو Islamic Countries ہیں لیکن کہتے ہیں کہ جب ہم جاتے ہیں، ان کو آتا ہی کچھ نہیں، Trained ہی نہیں ہیں، تو ہم پاگل ہیں، وہ ہم پھر انڈیا سے لے کے جاتے ہیں، تو اسی وجہ سے میں نے پہلے سال سے پھر زور لگایا کہ ہم ہر سال 20/25 ہزار بچے صحیح Train کریں تا کہ وہ نکلنے کے ساتھ ان کو Job ملے، تو ہماری سب کی یہ کوشش ہو گی کہ ان ٹریننگز پر صحیح زور ڈالیں، صحیح Train کریں کیونکہ ہمارے پٹھانوں کی جتنی ڈیمانڈ ہے، دنیا میں کہیں اور ڈیمانڈ نہیں ہے کسی اور کی، تو اس پر ہم پوری توجہ دے رہے ہیں، ساتھ ساتھ اس صوبے میں کارخانہ کوئی نہیں لگاتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ پشاور اور کابل تھا، یہ دونوں ٹریڈ سنٹرز ہوا کرتے تھے، پہلے پیدل خچروں پر کاروبار ہوا کرتا تھا، یہاں کا سامان ادھر اور ادھر کا ادھر، ہمارا صوبہ چل رہا تھا، کوئی مسئلہ نہیں تھا، کاروبار چل رہا تھا لیکن جب سے افغانستان میں مسئلہ آیا تو ہمارا صوبہ Feasible نہیں رہا کیونکہ ہمارے سے سمندر دور، Raw material ہم سے دور، ٹیکنکل لوگ ہمارے پاس نہیں، اگر مشین خراب ہوتی ہے تو گجرانوالہ بھیجنا پڑتی ہے، ٹیکنکل لوگ اگر ضرورت ہو تو ہمیں پنجاب سے سندھ سے لانا پڑتے ہیں، سمندر ہم سے دور ہے، Raw material ہمارے پاس نہیں ہے، بغیر گنے کے اور سیمنٹ کے کارخانے کے بنانے کے ہمارے پاس اور کچھ بھی نہیں ہے کہ ہم کچھ بنا سکیں کیونکہ اگر میں کوئی کارخانہ لگاؤں، اگر مجھے پانچ پرسنٹ ادھر پنجاب میں فائدہ ہو تو میں پاگل نہیں ہوں گا کہ ادھر انویسٹ کروں گا، میں وہیں جاؤں گا جہاں مجھے ایک پیسہ زیادہ ملے، تو اس کو لیول کرنے کیلئے ہم نے اپنے صوبے میں کمپنی بنائی، اندسٹری، KPEZDMC، اس کو ٹوٹل 'اٹانومس' کر دیا، انڈسٹریز ان کے حوالے کی جا رہی ہیں، حطار ان کے حوالے کر دیا ہے، اس سال تقریباً ساڑھے تین ارب روپے ہم ان پر خرچ کریں گے، یہ انڈسٹریل اسٹیٹس ون 'ونڈو' آپریشن ہوں گے، ایک Application کے ساتھ اس کو پانی، بجلی، گیس، این او سی سب کچھ ملے گا، اس کو کہیں پھرنا نہیں پڑے گا اور یہ باقی انڈسٹریز میں آ رہا ہے۔ اس میں ہم نے، پھر بھی ہمیں ضرورت ہے کہ کارخانہ داروں کچھ دینا پڑے گا تو ہم نے انڈسٹریز پالیسی میں جو بھی اس صوبے میں اب کارخانہ لگائے گا دسمبر 2017 تک، تو اس وقت جو Loan آپ لیتے ہیں تو وہ ساڑھے سات پرسنٹ Loan ہے، اس میں پانچ پرسنٹ صوبہ وہ Loan ادا کرے گا اگلے پانچ سال کیلئے تا کہ اس صوبے میں کوئی انڈسٹری لائے (تالیاں) Otherwise اگر ہم ان کو مراعات نہیں دیں

گے تو کبھی بھی کوئی کارخانہ نہیں لگائے گا، ہمیں سال میں تین، چار، پانچ ارب روپے دیناپڑے گا لیکن اس کے بدلے ان شاءاللہ وتعالیٰ مجھے بہت امید ہے کہ آئندہ سالوں میں یہاں انڈسٹری بہت لگناشروع ہو جائے گی۔ حطار میں ہمارے پاس تقریباًسات آٹھ سوایکڑ زمین تھی، ایک مہینے کے اندر ساری بک گئی ہے اور ایک ہزار کی اور ڈیمانڈ ہے۔ اس طرح موٹروے پر ہماری دس ہزار کنال ہے، Different ہے، اس پر ہمارا کام شروع ہے۔ اسی طرح جو فیکٹری لگائی، Rebate 25% ہم نے پلاٹ پر دی، کوئی سپیشل انڈسٹری لگائے سپیشل، اس کیلئے ہم 25% بجلی میں بھی رعایت دیں گے، کوئی خاص انڈسٹری لگائے گا جس میں صوبے کو فائدہ ہو گا، اس میں رعایت بجلی میں دینے کیلئے تیار ہیں اور خواتین جو سرمایہ کاری کریں گی، ان کیلئے ہم نے، 50پرسنٹ صوبہ ان کا پیسہ ادا کرے گا، اگر وہ کوئی صحیح انڈسٹری لگائیں (تالیاں) ساتھ ساتھ جو مشینری کراچی سے ادھر آئے گی، امپورٹ ہو گی، اس پر کرائے پر بھی مجھے وہ Exact نہیں پتہ کہ 25 ہے یا 50پرسنٹ، اس کا کرایہ صوبائی حکومت Pay کرے گی تاکہ اس پر اسے بچت ہو سکے، 25پرسنٹ، تو باتیں بہت ہیں، بجلی میں کیا ہوا، دیکھیں میں آپ کو بتاؤں سب سے زیادہ اس صوبے میں لوگ قبضہ مافیا بن گئے ہیں، جہاں پوچھتا ہوں یہ فلاں کے پاس قبضہ ہے، Encroachment ہے، ہم نے پوری کوشش کی کہ صوبائی حکومت کی ایک انچ زمین بھی کوئی قبضہ نہ کر سکے، ہم نے Encroachment ہٹانے کی کوشش کی، کسی کا نہیں سوچا کہ بڑا ہے چھوٹا ہے، طاقتور ہے، کمزور ہے، ہمارے لئے سب برابر ہیں، وہ ہمارا جاری ہے اور آپ ہماری مدد کریں، ہمیں لوگ بھی بتائیں، جہاں پر Encroachments ہیں، جہاں پر قبضے ہیں، یہ حکومت ہے، حکومت کی Writ بحال ہو گی، کوئی کسی چیز پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ یہاں ایک ڈرامہ نکلا ایک اخباروں میں، ٹھیک ہے چوہے نکل آئے خیبر پختونخوا میں، پشاور میں چوہے نکل آئے، آپ کو پتہ ہے، میں نے بھی بڑی سٹڈی کی کہ یہ چوہے آئے کدھر سے؟ یا تو بچے ہوتے ہیں، تو پھر بھی میں سمجھتا تھا کہ کہیں سے پیداوار ہو گی، بڑے بڑے چوہے، جناب عالی! پریس والوں کو بتانا چاہتا ہوں، یہ جتنی Encroachment ہم نے ہٹائی، یہ ان کے گھر تھے، یہ جوان کے لگے ہوئے تھے، وہ جو کھوکے شوکے لگے ہوئے تھے، ان کے نیچے ان کے گھر بنے ہوئے تھے، انہوں نے قبضہ کئے ہوئے تھے، جہاں پر میں نے پوچھا بھئی فلاں Encroachment ہٹی وہاں پر چوہے ہیں کہ نہیں؟ کہتے ہیں کہ ہاں چوہے ہیں، جہاں نہیں

Encroachment ہٹی، میں نے کہا وہاں نہیں ہے، تو یہ چوہے Encroachment کے نیچے، یہ بھی قبضہ گروپ تھے، (تالیاں) ان کو بھی ہٹالیا، تو یہ چوہے کہیں سے آئے نہیں تھے، یہ وہیں، کیونکہ میں نے بہت سوچا کہ چوہے آئے کہاں سے؟ تو پتہ اب چلا کہ Encroachment، یہ پنجاب میں ذرا Encroachment ہٹائیں نا، وہاں Encroachment میں اس سے ڈبل چوہے نکل آئیں گے، (قہقہے اور تالیاں) وہ نہیں ہٹائیں گے، جس دن پنجاب میں چوہے نکلے، آپ سمجھیں Encroachment ہٹ گئی ہے۔ اسی طرح مطلب، میں کیا کیا بات کروں، دیکھیں میں صوبے میں جاتا ہوں، ہر ایک بولتا ہے کہ ہماری سڑک ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ کس نے ٹوٹی ہوئی بنائی؟ ہم نے تو ٹوٹی ہوئی نہیں بنائی، ہماری سڑکوں سے Compare کرو، ہمارے دور میں سڑکیں بنیں، Compare کرو، دس سال میں نہیں ٹوٹیں گی۔ پلانٹ سے Mix آتا ہے، پلانٹ سے Mix آتا ہے، میں نے Compulsory کر دیا ہے کہ ایک انچ بھی سڑک بغیر پلانٹ کے Mixer کے نہیں بنی گی، پہلے Mixers، ٹھیکیداروں پر مجھے ہنسی آتی ہے کہ Mixer سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک بن رہی ہے، اوہ خدارا یہ سڑک نہیں ہے، یہ تو تارکول کی سڑک ہے، یہ تو تیل سے بن رہی ہے۔ میں ایک دفعہ ایک ٹھیکیدار کے پاس رکا، میں نے کہا یہ کیا بنا رہے ہو، پچھلے گورنمنٹ میں، میں نے کہا یہ سڑک ہے، اس طرح سڑک ہوتی ہے، کہتا ہے کہ میں کیا کروں ایم این اے صاحب آتے ہیں کہ پانچ پرسنٹ مجھے دے دو، ایم پی اے صاحب آتے ہیں پانچ پرسنٹ مجھے دے دو، تو سڑک تو یہی بنے گی نا، (تالیاں) تارکول کی جگہ تیل ہی لگے گا نا؟ تو میں نے کہا زبردست، ٹھیک ہے، تم ٹھیک کہہ رہے ہو، تمہارا کیا ہے، تم بیچارے کیا کر سکتے ہو، تم نے تیل ہی ڈالنا ہے، تارکول تو ڈال ہی نہیں سکتے ان پیسوں میں، یہ میرے نوشہرہ کی بات ہے، کہیں اور کی بات بھی نہیں ہے، تو ہمیں سڑکیں ٹوٹی ہوئی ملیں، آپ جا کے، پلیز پریس والے سب آپ جا کے Comparison کریں، جو سڑک ہمارے دور میں بنی، وہ دیکھیں کوالٹی اور پچھلے دور کی دیکھیں، پھر آپ کو تبدیلی نظر آئے گی، آپ کو تبدیلی یہ نظر آئے گی کہ 100 فیصد ٹھیک ہو جائیں۔ ہمارے دور میں جو بلڈنگز بن رہی ہیں، ان کی کوالٹی دیکھیں، جو پچھلے دور میں ایک بلڈنگ بنی، اس کی کوالٹی دیکھیں تو آپ کو تبدیلی نظر آئے گی، (تالیاں) آپ کو فرق نظر آئے گا، آپ کو نظام میں فرق نظر آئے گا، آپ کو

سکول میں فرق نظر آئے گا۔ یہ تبدیلی جو ہے یہ نظام کو ٹھیک کرنے، اگر ہم نے پولیس کو اختیارات دیئے، میں نے اپنے اختیارات کم کئے، کیوں؟ کہ عوام کو سہولت ہو، لوگوں کو کوئی سمجھ آئے کہ پولیس کا کیا کام ہے؟ پولیس میرا نہیں ہے، اگر میرا ایم پی اے، میرا منسٹر ایس ایچ او لگاتا ہے، ڈی پی او لگاتا ہے تو اس کا تابعدار ہو گا، وہ تو اس کا غلام ہو گا، اب وہ کسی کا غلام نہیں ہے اور ڈیلیور نہیں کرتے، میں نے سب کو کہا ہے، مجھے Complaint مت کرو پولیس کی، مجھے ثبوت دے دو، گواہی، ہر ایک کے ہاتھ میں ٹیلیفون ہے، موبائل ہے، پلیز ریکارڈ کرو، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سزا دیتے ہیں کہ نہیں دیتے؟ مطلب کوئی الزام تو لگاتا ہے، الزام ہم پر لگائیں، میں کہتا ہوں کہ ہم سب چور ہیں لیکن ثابت تو کرو نا، ثبوت تو کوئی لائے، بغیر ثبوت کے کیسے تم کہہ سکتے ہو کہ فلاں ٹھیک ہے، فلاں فرشتہ ہے، فلاں چور ہے؟ تو اس پر بھی میں اس صوبے کے عوام کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، کرپشن کے ہم دشمن ہیں، کسی کی کرپشن میں نہیں برداشت کر سکتا، پلیز کہیں کوئی پیسہ لے رہا ہو، ریکارڈ بنائیں، فلم بنائیں، اس کی آواز ٹیپ کریں، گواہی لائیں، میں سزا دوں گا، میرا Complaint Cell بیٹھا ہے، وہ سزا دے گا، ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے (تالیاں) لیکن اگر آپ کہیں، پریس والے بھی میں ان سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جی فلاں جگہ کرپشن ہے، خدا کیلئے کوئی ثبوت تو لاؤ نا، پھر دیکھو حکومت ان سے ملی ہے کہ ڈاکوؤں کو اندر کرنے کیلئے لگی ہے، ثبوت لاؤ، ہمیں بتاؤ، ہم جا کے ان کو پکڑنے کیلئے تیار ہے، مجھے اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر نہیں ہے، میں نے اپنی قبر میں جانا ہے، مجھے اپنا حساب دینا ہے، میں حرام کیلئے نہیں ادھر، میں ادھر آیا ہوں کہ یہ سسٹم ٹھیک ہو جائے۔ میرے اپنے ایم پی ایز سے بڑا گلہ ہے، کئی دفعہ میں کہتا ہوں کہ تم نے بدلنا ہے، تم نے لوگوں کو ڈیلیور کرنا ہے، عوام کی خدمت کرنی ہے، ہم ادھر نہیں آئے ہیں کہ ہم اپنا رعب جمائیں کہ اختیارات دے دو، اختیارات کچھ بھی نہیں ہیں، اس پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ اختیارات میرے پاس ہیں تو میں کیا کروں، میں اختیارات سے کوئی بڑا بادشاہ تو نہیں بن جاتا لیکن جب میں اس کو چیک نہ کروں تو پھر میرے ساتھ ناانصافی ہے کہ میں اپنے اختیارات کو غلط استعمال کر رہا ہوں۔ ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ یہ ملک کسی نے تو ٹھیک کرنا ہے، اگر یورپ امریکہ ترقی کر رہے ہیں تو کیوں کر رہے ہیں، وہاں کوئی اور دنیا بیٹھی ہے؟ کیا وہ ہم سے خوبصورت ہیں، کیا ان کے دماغ ہم سے تیز ہیں، کیا وہاں پر ایسے پہاڑ نہیں ہیں، ایسے دریا نہیں ہیں، ایسے سمندر نہیں ہیں؟ وہاں انہوں نے نظام

ٹھیک کر لیا، انہوں نے اپنے سسٹم ٹھیک کر لیا، کیا کیا؟ Political interference ختم کر دی، Transparent کر دیا اور اس کو کرپشن فری کر دیا، گڈ گورننس کی طرف لگ گئے، جب گڈ گورننس بن گئی، Transparent بن گیا، Political interference ختم ہوئی تو گاڑی لائن پر چل پڑی، خود جو بھی آتا ہے اس ٹریک پر چلتا ہے اور نظام بدل دیا گیا، کوالٹی بہتر ہو گی اور لوگوں کے کام کرنے کا طریقہ کار ہے وہ بدل گیا، خوشحالی آ گئی، انصاف ملنا شروع ہو گیا، یہاں ہم انصاف اپنے لئے چاہتے ہیں، کسی اور کیلئے نہیں چاہتے کہ فلاں یہ فلاں، یہ جب تک ہم اپنے آپ پر فیصلہ نہیں کریں گے کہ میں نے ٹھیک ہونا ہے، جب میں کہوں گا میں نے ٹھیک ہونا ہے تو مجھے سب ٹھیک نظر آئے گا، جب میں ٹھیک نہیں ہوں گا تو کوئی نظر نہیں آئے گا، تو اگر ہماری صوبائی اسمبلی کے ممبران دل میں قسم کھالیں کہ آج کے بعد میں نے ٹھیک ہونا ہے تو مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز خراب نہیں ہو سکتی اور اگر آپ ٹھیک نہیں ہوں گے تو کچھ ٹھیک نہیں ہو گا، نہیں ہو گا۔ (تالیاں) جب میں ٹھیک نہیں ہوں گا، میری ٹیم ٹھیک نہیں ہو گی، میرے ساتھی ٹھیک نہیں ہوں گے تو ہم کیا اس صوبے کو ڈیلیور کریں گے؟ بس وہی ساٹھ ستر سال گزر گئے، باقی بھی وقت گزار لیا اور پتہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ پھر کیا کرے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسمبلی کا ایک۔۔۔۔۔

جناب وزیر اعلیٰ: راغم، راغم۔ مطلب اسی طرح Different، چونکہ یہ پریس والے بڑے بولتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا تو ان کو میں سمجھاتا چلوں کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ دیکھیں ہم نے ہر محکمے میں میں ریفارمز لائے، سسٹمز بنا دیں، اس کو Transparent کر دیا، Foolproof کر دیا، کوئی اس میں Interfere نہیں کر سکتا، چاہے وہ ایجوکیشن ہے، کوئی ٹرانسفر نہیں کر سکتا، چاہے ہیلتھ ہے اس میں بھی سسٹمز آ رہے ہیں کہ وہ بھی بہتری آئے گی۔ اگر ہم نے Different جگہوں میں اٹانومی دی ہسپتالوں کو، اسلئے دی کہ وہ ڈیلیور کریں، ہم نے بورڈز بنائے، ہم نے کمپنیز بنائیں اسلئے کہ عوام آ کے بیوروکریسی کا اختیار لے کے، یہ عوام کے پاس جائیں، وہ کام کریں۔ بیوروکریسی نے اگر ڈیلیور کرنا ہے، میرے پیچھے بیٹھی ہے، اگر انہوں نے ڈیلیور کرنا ہوتا تو ہماری یہ حالت ہوتی، یہ صوبہ ادھر پہنچا ہوتا، ہمارے حالات یہ ہوتے؟ (تالیاں) یہ ڈیلیور کیلئے نہیں ہیں، ان سے ہم نے ڈیلیور کرانا ہے، ہم ان کے Boss ہیں، ہم نے ان

سے ڈیلیور کرانا ہے، انہوں نے نہیں ڈیلیور کرنا، انہوں نے کبھی ہمیں کوئی اچھا آئیڈیا نہیں دینا، نہ دیا ہے مجھے تین سال میں، نہ یہ دیں گے، یہ جب دیں گے، ہمیں ڈوبنے کیلئے دیں گے، تو میں صاف کہتا ہوں کہ ہم نے کام ٹھیک کرنا ہے۔ میری باتیں بہت لوگوں کو بری لگتی ہیں لیکن میرا دل ہے، میں جو مرضی کروں، اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے، میں کروں گا۔ (تالیاں) اسی طرح ہم نے Billion trees کا پراجیکٹ شروع کیا، پرویز رشید جیسا آدمی جو کمرے سے ہی نہیں نکلتا، میں نے Invite کیا، پشاور آؤ، تمہیں دکھاؤں، کہتا ہے کدھر لگے، میں تو پرویز رشید کیلئے تو نہیں لگا رہا ہوں، میں اپنے صوبے کے مستقبل کیلئے لگا رہا ہوں، پرویز رشید کون ہوتا ہے کہ میرے سے پوچھتا ہے، میں ان سے کئی سوال پوچھ سکتا ہوں۔ (تالیاں)
ہمیں غم ہے کہ اس صوبے میں موسم بدل رہا ہے، ہمارے گلیشئرز پگھل رہے ہیں، گلگت، چترال اور یہ علاقے، گلگت تباہ ہو چکے ہیں، موسم بدل رہا ہے، گلیشئرز پگھل رہے ہیں اور کوئی راستہ نہیں ہے، جب تک اس صوبے میں، اس ملک میں درخت کروڑہا اربہا نہیں لگیں گے، یہ موسم نہیں ٹھیک ہو گا، یہ تبدیلی نہیں آئے گی، گلیشئرز پگھلتے رہیں گے، سیلاب آتے رہیں گے اور ہم ڈوبتے رہیں گے۔ اسی وجہ سے ہم نے Initiative start کیا، ابھی تک ہم کوئی 25/30 کروڑ کر چکے، 50 کروڑ ہم نے پورے کرنے ہیں کیونکہ پہلے دو سال میں ہمارے پاس نرسری میں پودے ہی نہیں تھے، ہم کدھر سے لگاتے کیونکہ پچھلی کسی حکومت نے سوچا نہیں تھا تو پودے کہاں سے آتے، مجھے ملا ہی کیا تھا؟ یہ دو سال میں تو ہم نے وہ نرسری تیار کی، لوگوں کو Motivate کیا، اب جا کر ہمارے پاس اس سال کوئی 35 کروڑ ہمارے پاس پودے موجود ہیں، تو یہ ہم اپنے صوبے کے مستقبل کیلئے کر رہے ہیں حالانکہ یہ پیسے میں آج کیلئے خرچ کر سکتا تھا لیکن ہمیں مستقبل کا غم ہے، ہمیں مستقبل کا سوچنا چاہیئے۔ تو اگر کوئی اس پر Objection کرتا ہے تو ہم ان کو موقع پر لے جا سکتے ہیں کہ ہمارا 80% سے زیادہ گروتھ ہو رہی ہے جو دنیا میں بہترین ہے اور خوش قسمتی یہ ہے کہ نیت صاف ہو تو اللہ تعالیٰ نے، جب ہم یہ پودے اگا رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی بارش کر دی، اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کر دی اور پودے بہتر اگ رہے ہیں، اگر بارش نہ ہوتی تو ہو سکتا ہے کہ 50% بھی گروتھ نہ ہوتی، تو یہ اللہ کی بھی مہربانی ہے، نیت صاف رکھیں، اللہ مدد کرنے والا ہے۔ (تالیاں) اسی طرح ٹریفک وارڈن سسٹم کوئی نہیں تھا، ہم نے پشاور میں شروع کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی نے کیا کیا؟ میں کہتا

ہوں کہ پی ٹی آئی اور اس حکومت نے کیا نہیں کیا؟ میرے سے پوچھو، وہ میرے سے پوچھو (تالیاں) اور مجھے بتائیں کہ پہلے کس نے کیا کیا ہے؟ وہ مجھے کوئی بتادے، میں تیار ہوں چیلنج لینے کو کہ پچھلے دوروں میں کونسا اچھا کام ہوا ہے۔ ایک بتادیں جو یہ چیخ رہے ہیں، ہم نے بڑا کچھ کیا۔ یونیورسٹیاں الاٹ کیں، بلڈنگز ہم بنا رہے ہیں، کرائے کی بلڈنگز میں چل رہی تھیں، ہم سے پوچھو کیا نہیں کیا، مجھے گلے سے پکڑلو اگر میں نے کچھ بھی نہ کیا ہو کسی محکمے میں، اگر اس میں سسٹم کوئی نہیں ٹھیک کیا، اس میں بہتری نہ لائی ہو تو آپ سب آکے مجھے پکڑلو کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ تو میں یہی کہتا ہوں، میرے سے پوچھو کہ تم نے کیا نہیں کیا، ان سے پوچھو تم نے کیا کیا؟ (تالیاں) اسی طرح لینڈ کمپیوٹرائزیشن کی بات ہوئی، پنجاب کتنے سالوں سے لگا ہوا ہے، ابھی منسٹر صاحب نے بتایا کہ ہم نے کافی کام کیا ہے، مردان ایک ٹیسٹ کیس تھا، ادھر تھوڑے پرابلمز آگئے تھے، اس کو ہم بہترین لیول پر لے جانا چاہتے ہیں، آگے ڈسٹرکٹس میں اسلئے ابھی نہیں شروع کیا، تیاری ہماری ہے لیکن جب تک وہ Foolproof 100% ٹھیک نہ ہو، میں نے ان کو کہا کہ پشاور اور اور ضلعوں میں نہیں لے جانا، ان شاءاللہ مہینے تک یہ ٹھیک ہو جائے گا اور باقی ضلعوں میں، سارے صوبے میں ان کو آگے لے کر جائیں گے اور باقی صوبوں سے ان شاء اللہ آگے نکل جائیں گے۔ اسی طرح ہم نے نوجوانوں کیلئے، ہم نے اس سال یوتھ کیلئے ایک ارب روپے رکھے ہیں، ایک یوتھ کونسل بنے گی، ہم بنا رہے ہیں، اس میں بہترین دماغ کے لوگ آئیں گے، وہ جو سکیم، پراجیکٹ کریں گے، جو سکیم وہ بنائیں گے، یہ ایک ارب روپے نہیں کہ ہم 10 ارب اور لگانے کو تیار ہیں کہ یوتھ کیلئے ہم کچھ کر سکیں، تو یہ یوتھ پروگرام اس سال سے چلے گا اور وہ پراجیکٹ جو یوتھ خود بنائیں گے، خود Implement کریں گے، فنڈنگ ہم کریں گے تاکہ یوتھ کو اپنا حصہ مل سکے۔ اسی طرح یوتھ کیلئے ہم نے ہر تحصیل میں پلے گراؤنڈز شروع کئے، کچھ زمینوں کے مسئلے، کچھ Stay کے مسئلے لیکن تقریباً اس وقت 76 تحصیلوں میں تقریباً 60 پر کام شروع ہو چکا ہے، 20/25 کمپلیٹ ہو چکے ہیں تو صوبے میں ہر تحصیل میں ایک گراؤنڈ، ایسا گراؤنڈ نہیں ہوگا، اس میں ہم کلب بنا رہے ہیں، پھر انٹر ڈسٹرکٹس میچز ہوں گے، پورا ایک سسٹم دے رہے ہیں، جو کچھ ہم بنا رہے ہیں، خالی بنا کے نہیں دے رہے ہیں، ہر چیز کیلئے سسٹم دے رہے ہیں کہ اس کو باقی آگے چلانا کس طرح ہے۔ آگے اس کی Safeguard بھی رکھنی ہے کہ گراؤنڈ گراؤنڈ رہے، اس میں گراس رہے، اس میں

میچز ہوں، تو اس کیلئے بھی پلاننگ ہو رہی ہے، سسٹم تقریباً بن چکا ہے کہ یہ صوبہ، بہترین کھلاڑی پاکستان کے اس صوبے سے نکلیں، چاہے وہ ہاکی ہو، چاہے کرکٹ ہو، چاہے جو بھی آپ کو کہیں، چونکہ صحت کے لحاظ سے ہم اور لوگوں سے اچھے ہیں تو جب تک ہم کھلاڑی پیدا کرتے رہیں گے، ان کیلئے گراؤنڈز کی بھی ضرورت ہوگی۔ اسی طرح ٹورازم، ہم نے گلیات کو 'اٹانومس' بنایا، آپ جا کے نتھیا گلی دیکھ لیں، جب ہم نے بورڈ بنادیا، اس کو 'اٹانومس' کردیا تو نتھیا گلی کی شکل بدل گئی، اگر یہ سرکار کے ہاتھ میں ہوتا تو یہ شکل نہ بدلتی، اسی طرح اتھارٹیز ہم ساؤتھ کی بھی بنا رہے ہیں تقریباً Completion میں ہیں اور ملاکنڈ کی بھی بنا رہے ہیں، ادھر کی بھی، ہزارے کی بھی اور اس اگلے بجٹ میں ان کو پورا با اختیار کیا جائے گا، جہاں پر ہمارے بہترین سپورٹس ہیں، وہ ہم نے مارک کئے ہوئے ہیں، ان کو ہم ڈیولپ کریں گے، سیاحت کیلئے اس کو آگے لائیں گے۔ (تالیاں) اسی طرح زراعت میں پچھلے سال ہم نے بیج مفت دیا تھا اور اس سال ہم جو چھوٹے غریب کاشتکار ہیں، ان کیلئے کھاد ہم سبسڈی 500 روپے فی بیگ سبسڈی غریب جو چھوٹے زمیندار ہیں، ان کیلئے 500 روپے فی بوری ہم اس کو رعایت دیں گے ان شاءاللہ۔ (تالیاں) اس طرح اور بہت ساری چیزیں ہیں لیکن اس میں نہیں جاتا۔ آخر میں میں خیبر بینک کی بات کرتا ہوں جو بہت Important ہے، جو ہمارے وزیر کو مفت میں بدنام کیا گیا، ہم نے اسلئے اپنی کمیٹی بنائی کہ ہمیں تو پہلے پتہ چلے نا کہ ہوا کیا ہے؟ اگر اس کو ہم کورٹ لے جاتے، سالوں سال لگیں گے، ہمیں کوئی پتہ نہیں چلے گا کہ کیا ہوا کیا نہیں ہوا؟ ہم نے کمیٹی میں اپنے سینیئر منسٹر کو بٹھایا، انہوں نے جو رپورٹ دی ہے، پھر کیبنٹ میں وہ رپورٹ پیش ہوئی، ادھر صاف ستھرا لکھا ہے کہ اس میں تو کرپشن کا نام و نشان ہی نہیں ہے، کوئی Allegation ہی نہیں ہے کہ اس میں کرپشن ہے، کوئی کسی نے اس سے Loan نہیں لیا، کسی کیلئے Loan approve نہیں کرایا، معمولی کلاس فور کیلئے دو Recommendations ہیں، پریس کے کسی کے پیسے دینے تھے، پریس کے ہمارے بھائیوں کو لسٹ میں سے، وہ پریس کیلئے ایک Recommendation letter کہ اس کے پیسے ریلیز کردو، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں، ایک لفظ بھی نہیں۔ ہم نے کیبنٹ میں فیصلہ کیا کہ ہم اس کو نوٹس دے رہے ہیں، نوٹس دے کر اس سے جواب، چونکہ اس نے ایگریمنٹ کی خلاف ورزی کی ہے، ایگریمنٹ میں اس نے لکھا ہے، یہ تو اچھا ہے کہ میں نے اس کو

Dismiss نہیں کیا، اس نے ایگریمنٹ میں لکھا ہے کہ اگر مجھے بینک کا کوئی خفیہ راز، کوئی بات معلوم ہو تو میں کبھی بھی اس کو افشاء نہیں کروں گا اور گورنمنٹ کو بتاؤں گا جا کے، تو اس کو ہم نے نوٹس دیا ہے، تو میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میں Unofficially، سکندر خان! یہ کاپی سب کو ایک دے دیں کہ وہ دیکھ لیں، پھر آپ کی Suggestions مانگوں گا۔ اگر آپ آتے ہیں، اس میں کمیٹی اور بناتے ہیں، آپ بیٹھتے ہیں، انکوائری کرتے ہیں، ہمیں بڑی خوشی ہوگی، چونکہ سب کچھ صاف ہو جائے گا، آپ بے شک اس میں آجائیں، سکندر خان آپ کو کاپی دے دے گا، باقیوں کو بھی، سٹڈی کرلیں کہ ہم نے اس میں اگر Cheating کی ہے، اس میں اگر انہوں نے غلط بیانی کی ہے، آپ ہمیں پکڑ سکتے ہیں، اگر اس میں کرپشن کا کہیں عنصر ہوا، کرپشن کا ایک ہی Sentence بھی کہیں ہوا تو اس میں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب وزیر اعلیٰ: بس آخر، آخر میں میں آپ سب کا، ممبران صاحبان کا، سٹاف کا، پریس کا میڈیا کا، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اسمبلی کے سٹاف کیلئے دو ماہ کا 'آنریریا' کا اعلان کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، بہت شکریہ جی اور میں کل کیلئے اسمبلی کو Adjourn کرتا ہوں Till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 23 جون 2016ء دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)